http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۲۶ ذیقعدہ تا ۳ ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۳ تا ۹ مارچ ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۴۱

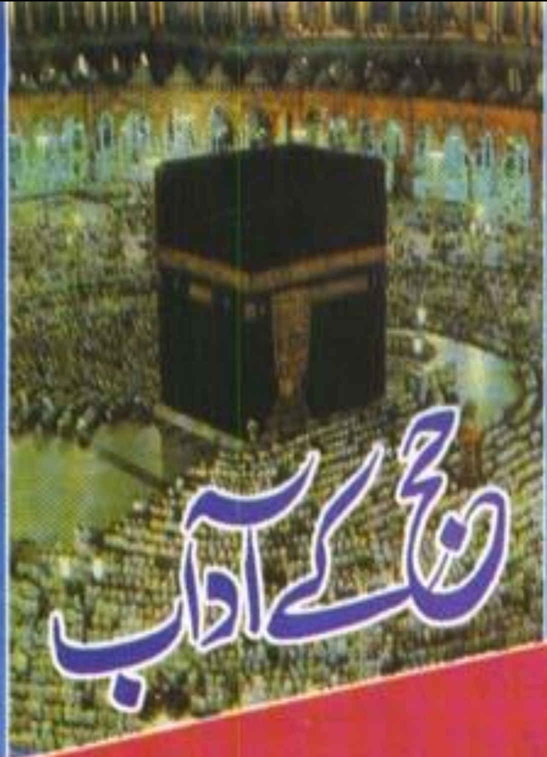

حج کے آداب

یہ کوچہ حبیبؐ ہے
پلکوں سے چل کر آ

درود شریف کی برکتیں

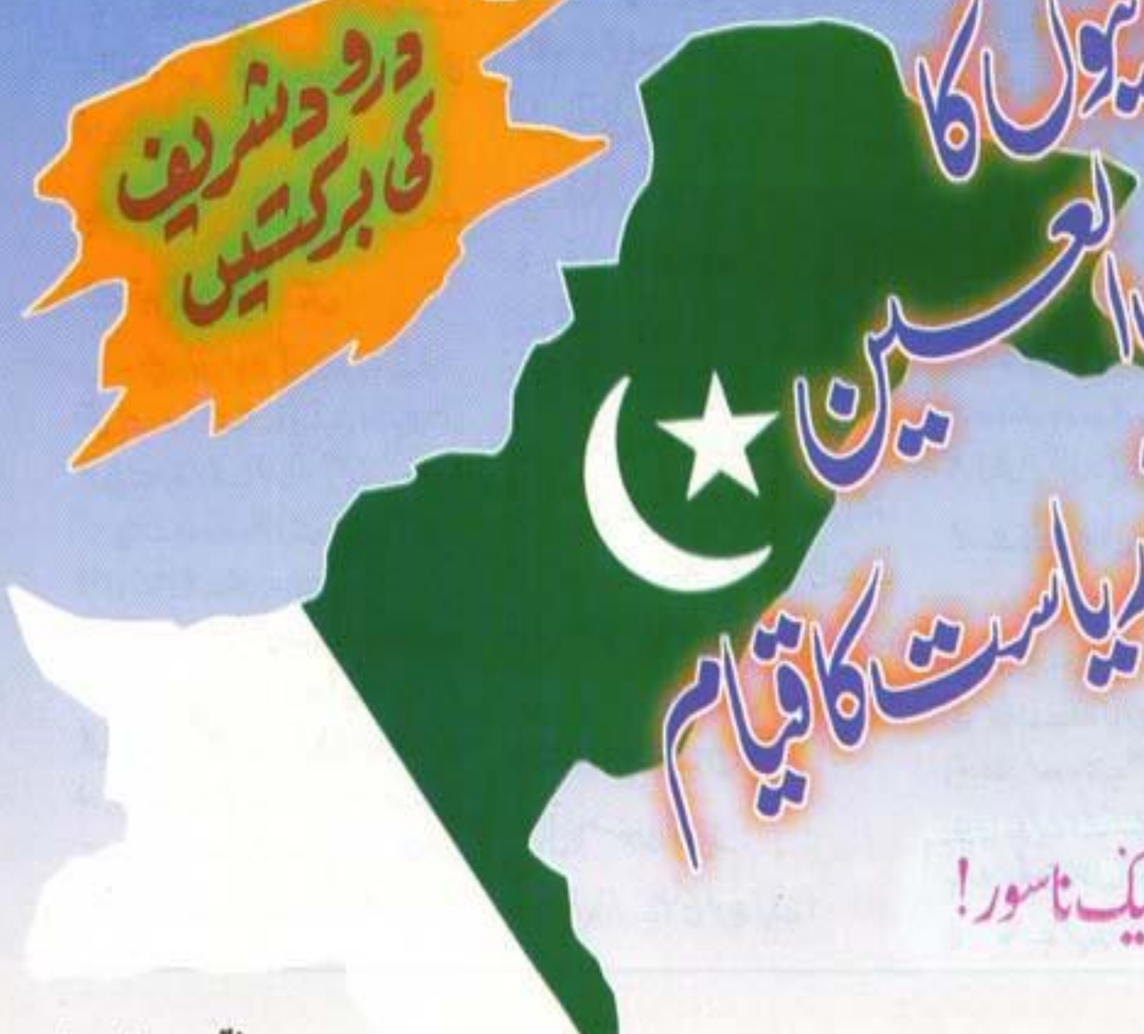

مرزائیوں کا نصب العین
قادیانی ریاست کا قیام

قادیانیت ایک ناسور!

قیمت: ۵ روپے

مشترک خریدا ہوا بکرا قربانی کرنا:

س..... بالفرض چند آدمیوں مثلاً ۶۔۸ نے مل کر ایک بکرا خریدا جس میں سب برابر کے شریک ہیں۔ ایام النحر میں سب نے بالاتفاق اس بکرے کو منجانب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم قربان کیا تو یہ قربانی صحیح اور درست ہوئی یا نہیں؟

ج..... یہ درست نہیں ہوئی۔ البتہ اگر کوئی ایک شخص پورا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے قربانی کرے تو صحیح ہو گا کیونکہ یہ نفلی قربانی برائے ایصال ثواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اصل قربانی تو قربانی کرنے والے کی طرف سے ہے اور ظاہر ہے کہ قربانی کا ایک حصہ ایک ہی آدمی کی جانب سے ہو سکتا ہے جب کہ مذکورہ صورت ایک حصہ کئی آدمیوں کی جانب سے ہے۔

جانور ذبح ہو جانے کے بعد قربانی کے حصے تبدیل کرنا جائز نہیں:

س..... پچھلے دنوں عیدالاضحیٰ پر چند افراد نے مل کر یعنی حصے رکھ کر ایک گائے کی قربانی کرنا چاہی' اس طرح حصے رکھ کر گائے کو ذبح کر دیا گیا گائے کے ذبح کر دینے کے بعد مذکورہ افراد میں سے ایک آدمی نے (جس کے اس گائے میں چند حصے تھے) دوسرے افراد سے (جنہوں نے پہلے کوئی حصہ نہ رکھا تھا) کہا کہ میں حصہ نہیں رکھنا چاہتا لہٰذا میری جگہ آپ اپنے حصے رکھ لیں۔ کیا مذکورہ شخص جب کہ قربانی کی نیت کر چکا ہے اور سب نے مل کر گائے ذبح بھی کر دی' بعد میں اپنا حصہ تبدیل کر سکتا ہے؟ اور بعد میں حصہ رکھنے والوں کی قربانی ہو سکتی ہے جب کہ ہمارے گاؤں کے امام صاحب نے فرمایا ہے کہ اس طرح قربانی نہیں ہوتی؟

ج..... قربانی ذبح ہو جانے کے بعد حصہ تبدیل نہیں ہو سکتا۔ قربانی صحیح ہو گئی جس کے چند حصے تھے اس کی طرف سے اتنے حصوں کی قربانی ہو گئی۔

ایک گائے میں چند زندہ اور مرحوم لوگوں کے حصے ہوں تو قربانی کا کیا طریقہ ہے:

س..... اگر ایک گائے میں چار زندہ اور تین مرحوم کی طرف سے قربانی ہو تو کیا جائز ہے؟ اور طریقہ کیا ہے؟

ج..... کر سکتے ہیں اور طریقہ وہی ہے جو سات زندہ آدمیوں کے شریک ہونے کا ہے۔

آداب قربانی:

س..... قربانی کرنے کے کیا آداب ہیں؟

ج..... قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے۔ قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا یا اس کے بال کاٹنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے ایسا کر لیا تو دودھ اور بال یا ان کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (بدائع)

قربانی سے پہلے چھری کو خوب تیز کر لے اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے اور ذبح کے بعد کھال اتارنے اور گوشت کے ٹکڑے کرنے میں جلدی نہ کرے جب تک پوری طرح جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے۔ (بدائع)

قربانی کا مسنون طریقہ:

س..... قربانی کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج..... اپنی قربانی کو خود اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا افضل ہے۔ اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے بھی ذبح کرا سکتا ہے' مگر ذبح کے وقت وہاں خود بھی حاضر رہنا افضل ہے۔ قربانی کی نیت صرف دل سے کرنا کافی ہے۔ زبان سے کہنا ضروری نہیں۔ البتہ ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا ضروری ہے۔

قربانی کا جانور کس طرح لٹانا چاہئے:

س..... قربانی کا جانور ذبح کے وقت کس طرح لٹانا چاہئے؟ جانور کا سر قطب کی جانب ہو اور گلا کعبہ کی جانب یا جانور کا سر کعبہ کی جانب ہو اور گلا قطب کی جانب یعنی ذبح کرنے والا کا منہ کس جانب ہو؟

ج..... جانور کا قبلہ رخ ہونا مستحب ہے' ویسے جس طرح بھی ذبح کرنے میں سہولت ہو' کوئی حرج نہیں۔

بائیں ہاتھ سے جانور ذبح کرنا خلاف سنت ہے:

س..... کیا بائیں ہاتھ سے جانور ذبح کرنا جائز ہے؟

ج..... جائز ہے مگر خلاف سنت ہے۔ البتہ اگر کوئی عذر ہو تو پھر خلاف سنت بھی نہ ہو گا۔

بغیر دستے کی چھری سے ذبح کرنا:

س..... کیا بغیر دستے کی چھری کا ذبیحہ جائز ہے؟

ج..... خالص لوہے کی یا کسی بھی دھات کی بنی ہوئی چھری کا ذبیحہ جائز ہے اور یہ خیال بالکل غلط ہے کہ چھری میں اگر لکڑی نہ لگی ہو تو ذبیحہ مردار ہو جاتا ہے۔

عورت کا ذبیحہ حلال ہے:

س..... ہماری امی' نانی اور گھر کی دوسری خواتین بذات خود مرغی وغیرہ ذبح کر لیا کرتی ہیں' میں نے کالج میں اپنی سہیلیوں سے ذکر کیا تو چند نے کہا کہ عورتوں کے ہاتھ کا ذبیحہ مکروہ ہوتا ہے' بعض نے کہا کہ حرام ہو جاتا ہے برائے کرم بتائیں کہ عورت کا طعام کی نیت سے جانور اور پرندوں (حلال) کو ذبح کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

ج..... جائز ہے' آپ کی سہیلیوں کا مسئلہ غلط ہے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۲۶ ذیقعدہ تا ۳ ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۳ تا ۹ مارچ ۲۰۰۰ء | شمارہ: ۴۱

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

قادیانیت ایک ناسور! (اداریہ) 4

حج کے آداب (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی) 6

یہ کوچہ عیب ہے پلکوں سے چل کے آ (آغا شورش کاشمیری) 8

مرزائیوں کا نصب العین قادیانی ریاست کا قیام (جناب رشید اللہ کمال) 9

ہندوستان میں قادیانیت کا پھیلاؤ (جناب خورشید عالم) 13

درود شریف کی برکتیں (جناب محمد سعید علوی) 17

احکام عید الاضحیٰ قربانی (حکیم محمد عمر فاروق شیخ) 19

سندھ میں قادیانی شرانگیزی عروج پر! (قاری نوید مسعود ہاشمی) 23

اخبار ختم نبوت 25

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مولانا محمد علی جالندھریؒ

مولانا لال حسین اخترؒ

مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

مولانا محمد حیاتؒ

مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر

مولانا عبد الرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ڈیزائننگ

آرشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۴۸ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس

35, STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیت ایک ناسور!

دنیا میں جو فتنے بھی نمودار ہوئے ہیں وہ اعلانیہ طور پر کام کرتے رہے لیکن قادیانیت ایک ایسا ناسور ہے جو کینسر کی طرح خفیہ طور پر اسلام کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ اس نے ہر دور میں اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی' اس بدطینت گروہ کی شرارتیں بھی اس کے سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی کا طریقہ واردات بھی یہی تھا کہ کوئی واقعہ ظہور پذیر ہو جائے تو اس کو اپنی کرامت سے تعبیر کر دے' کہیں زلزلہ آگیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی کرامت سورج گرہن ہو گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا معجزہ' اس کے بعد مرزا بشیر الدین محمود اس راہ پر چلتا رہا۔ پاکستان میں کوئی واقعہ ہوتا اس کو اپنی طرف منسوب کرنے کی کوشش کرتا یا مرزا غلام احمد قادیانی کا معجزہ قرار دیتا۔ صدر ایوب خان کے زمانہ میں ایسا ہی ہوا' بھٹو دور میں قادیانیوں نے بہت کوشش کی کہ پاکستان کو قادیانیت کے زہر ہلاہل کو ملایا جائے لیکن علماً کرام کی کوششوں سے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو بھٹو کے دشمن ہو گئے۔ اس کے لئے بددعائیں شروع کی گئیں' قومی اتحاد کی تحریک سے بھٹو کی حکومت کو زوال ہوا تو اس کو اپنی کرامت کہا جانے لگا۔ بھٹو کو پھانسی ہوئی تو کہا کہ دشمن کتے کی موت مارا گیا۔ حالانکہ بھٹو کی زندگی میں کبھی نہیں کہا کہ اس کو پھانسی ہو گی۔ اسی طرح ضیاء الحق مرحوم کے ابتدائی دور میں جنرل ضیأ الحق مرحوم کی تعریفیں کی گئیں اور اس کو شیشے میں اتارنے کی کوشش کی گئی' جب وہ شیشہ میں نہیں اترا' حکومت نے علمأ کرام کے مطالبہ پر امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا تو قادیانی اس کے دشمن ہو گئے۔ قادیانیوں کو کہا گیا کہ بددعائیں شروع کر دیں۔ گیارہ سال تک وہ ضیأ الحق کا کچھ نہ بگاڑ سکے' جنرل ضیأ الحق مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے شہادت نصیب فرمائی تو مرزا طاہر بکنے لگا کہ ضیأ الحق ہماری بددعاؤں سے مرا۔ ہم نے اس وقت پوچھا کہ یہ عجیب بددعائیں ہیں جس کا اثر دس سال بعد ہوتا ہے۔ پھر پہلے کوئی پیشگوئی کی' پھر شہادت کی موت کیا بددعا کا اثر ہوتا ہے یا خوش نصیبی!! ابھی تک کینسر کی طرح مرزا طاہر پاکستان دشمنی پر کمربستہ ہے۔ آج کل اگرچہ فالج کی وجہ سے مرزا طاہر خود بددعا کا مصداق بنا ہوا ہے لیکن چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے نہ جائے۔ کا مصداق قادیانیوں اور اس کے سربراہ "مرزا طاہر یعنی نجس نے" کہا ہے کہ قادیانیت کے لئے پاکستان میں فضا ہموار ہو رہی ہے اور اب حق کا بول بالا ہو گا۔ حالانکہ پاکستان میں اکثریت حق کا خوب بول بالا ہے۔ اسلام کا چرچا ہے۔ نواز شریف نے دینی مدارس اور جہادی تنظیموں کے خلاف کام شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایوان وزیراعظم سے لانڈھی جیل منتقل کر دیا مگر اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکا' جنرل پرویز آئے تو انہوں نے دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ بند کر دیا' جہادی قوتوں کے خلاف کام بند کیا لیکن قادیانی اس موقع پر بھی اپنی شرارتوں سے باز نہیں آئے اور انہوں نے پاکستان میں شرارتیں شروع کر دیں ہیں۔ پروپیگنڈہ مہم زوروں پر چلا دی گئی ہے' آئینی ترامیم ختم کرانے کی باتیں کر کے مسلمانوں میں اضطراب پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین اور جمعیت علمأ اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن' مولانا عبدالغفور حیدری نے واضح اعلان کیا ہے کہ قادیانیوں کی شرارتیں کامیاب ہونے نہیں دی جائیں گی۔

بہر حال ہم حکومت کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں اور خود بھی قادیانیت کا تعاقب جاری رکھیں گے بقول مولانا محمد اکرم طوفانی: "ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر جان قربان کرنا ہمارے لئے سعادت سے کم نہیں"۔ مرزا طاہر جتنی چاہے بکواس کر لے' قادیانیت کا ناسور اب کسی

صورت میں پھیل نہیں سکے گا۔ قادیانیت اب انشاء اللہ پاکستان میں دفن ہو گئی ہے' ہندوستان میں جمعیت علماء ہند اور دارالعلوم دیوبند کی کوششوں سے اس کو پھیلنے پھولنے کا موقع نہیں مل رہا انشاء اللہ! دوسرے ممالک میں بھی اس کا یہی حشر ہوگا۔ حکومت کو چاہئے کہ قادیانیوں کی شرارتوں سے خبردار رہیں اور ان کی شرارتوں کا سدباب کریں۔

حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی رخصت ہو گئے

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کے عظیم بزرگ' حضرت اقدس مولانا مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل سکھر کی مشہور روحانی شخصیت گزشتہ دنوں مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک کا انتظار کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش پوری کی اور جنت البقیع کی مٹی نصیب فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب ابتداہی سے سکھر میں مقیم تھے' حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق فرمایا۔ بعد ازاں حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت اور اصلاح کا تعلق قائم فرمایا اور ایک ایک مسئلہ کے متعلق دریافت فرما کر اپنی ایسی اصلاح کرائی کہ شیخؒ نے ان خطوط کو اپنی سوانح عمری میں شامل کرنے کا حکم دیا۔ حضرت مفتی محمد حسن امرتسری فرمایا کرتے تھے کہ: ''ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب مادرزاد ولی ہیں''۔ تقویٰ اور للّٰہیت میں آپ کو خاص مقام حاصل تھا۔ سکھر کے لوگوں میں دین کی رغبت میں حضرت ڈاکٹر صاحب کی محنت کا بہت زیادہ دخل ہے۔ مختلف مساجد میں آپ کے درس کو بہت زیادہ مقبولیت حاصل تھی۔ گزشتہ چند سال پہلے آپ کے دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ مدینہ منورہ ہجرت کر کے دربار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں زندگی گزاروں ضعف' پیرانہ سالی اور بیماریوں کے باوجود آپ تشریف لے گئے۔ چلنا پھرنا بہت مشکل تھا آپ کو وہیل چیئر میں بٹھا کر مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) لے جاتے لیکن عبادت اور ریاضت میں معمولی سا بھی فرق نہیں آیا بلکہ رمضان المبارک میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور آپ چند دن کے لئے پاکستان تشریف لے آئے۔ عید کے بعد تقاضہ کیا کہ مجھے فوری طور پر مدینہ منورہ بھجو اگر کوئی ساتھی نہیں تو مجھے جہاز پر سوار کرادو تو بچوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور مدینہ منورہ پہنچ گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدینہ منورہ پہنچنے کے چند دن بعد اپنے پاس بلا لیا۔ ڈاکٹر صاحبؒ اس شان سے رخصت ہوئے کہ جنت البقیع نے آپ کو اپنی آغوش رحمت میں ڈھانپ لیا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کی رحلت نہ صرف سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقے کے لئے ہی صدمہ نہیں بلکہ ہر اہل دین کو اس سے بہت زیادہ صدمہ ہوا ہے' خاص کر اہل سکھر کے لئے حضرت حاجی فاروق صاحبؒ کے بعد ڈاکٹر حفیظ اللہؒ کی رحلت بہت ہی عظیم سانحہ ہے۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر اکابر علماء کرام کے ساتھ حضرت ڈاکٹر صاحب کا بہت خصوصی تعلق تھا۔ ماہ رمضان المبارک میں حضرت لدھیانوی صاحب مدظلہ مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حضرت ڈاکٹر صاحب کو تلاش کرتے رہے لیکن ملاقات قسمت میں نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کو اعلیٰ علیین میں مقام نصیب فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی اور دیگر جاں نثاران ختم نبوت حضرت ڈاکٹر صاحب کے سانحہ رحلت پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

حج کے آداب

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

ماہ مبارک میں اہل ایمان حق تعالیٰ شانہ کے خصوصی انعامات و تجلیات کا مورد بنے' روزہ' تراویح' تلاوتِ قرآن کریم اور ذکر و تسبیح سے قلوب کو منور و مجلّی کیا۔ حق تعالیٰ شانہ کی جانب سے رحمت و مغفرت اور دوزخ سے آزادی کے پروانے حاصل کئے۔ نماز عید کے بعد نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان وحی ترجمان سے حق تعالیٰ شانہ کا خصوصی پیغام سامعہ نواز ہوا:

ارجعوا فقد غفرت لکم

قال فیرجعون مغفوراً لھم۔

(ترغیب)

"اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ کہ میں نے تمہاری بخشش کردی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس اہل ایمان عیدگاہ سے ایسی حالت میں گھروں کو واپس ہوتے ہیں کہ ان کی بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔"

ماہ مبارک کے ختم ہوتے ہی یکم شوال سے موسم حج شروع ہوا اور عشاق کو بارگاہ قدس میں حاضری کا اذن ملا۔ چنانچہ جن خوش بختوں کے حق میں یہ سعادت مقدر ہے' وہ اکناف و اطراف عالم سے کشاں کشاں دیار محبوب کی طرف لپکے' نہ تن بدن کا ہوش ہے' نہ زیب و زینت سے کام' سر برہنہ' کفن بردوش' زبان پر:

"لبیک اللھم لبیک'
لبیک لا شریک لک لبیک
ان الحمد والنعمۃ لک
والملک لا شریک لک"

"میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' آپ کا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ واقعی حمد و نعمت کے تنہا آپ مالک ہیں۔ آپ کا کوئی شریک نہیں۔"

کا نغمہ بے ساختہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ آنکھیں اشکبار ہیں' دل میں خوف و رجا اور امید و بیم' متضاد کیفیتیں موجزن ہیں' کبھی نظر اپنی خستہ حالی و بد اعمالی پر جاتی ہے تو خیال ہوتا ہے کہ لبیک کے جواب میں لا لبیک نہ کہہ دیا جائے' یعنی "تیری لبیک" منظور نہیں۔

طواف کعبہ رفتم ز حرم ندا بر آمد
کہ بیرونِ در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

اور کبھی نظر کریم آقا کی رحمتِ بے پایاں پر جاتی ہے تو آس بندھتی ہے کہ انشاء اللہ اس بارگاہ سے خالی ہاتھ نہیں جائیں گے۔

حج! اسلامی شعائر میں سے ایک عظیم الشان شعار اور اسلام کا تکمیلی رکن ہے۔ حج کے فوائد و ثمرات احادیث میں بہت کثرت سے آئے ہیں۔ اور اس کے شرائط و آداب کو حضرات اکابر امت نے بڑی تفصیل سے لکھا ہے' اس کے لئے عازمین حج کو حضرت شیخ قطب العالم مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مدنی نور اللہ مرقدہ کا رسالہ "فضائل حج" بہت اہتمام کے ساتھ یاد کرنا چاہئے' اور سفر حج کے دوران یہ رسالہ ہمیشہ زیر مطالعہ رہنا چاہئے۔ انشاء اللہ اس سے صحیح آداب و شرائط کے ساتھ حج کرنے کی توفیق ہوگی۔

احادیث طیبہ میں جس حج کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ وہ "حج مبرور" ہے' اور "حج مبرور" اسے کہتے ہیں۔ جس میں کسی گناہ یا غلطی کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ طریقہ حج بھی خوب اچھی طرح معلوم ہو' اور اس کے ضروری مسائل سے بھی پوری واقفیت ہو' مگر حج کی نوبت کبھی کبھی آتی ہے' اور یہ بہت سے افعال کا مجموعہ ہے اس لئے اس کے مسائل عوام' تو عوام بہت سے علما کو بھی مستحضر نہیں رہتے' پس عازمین حج کا پہلا فرض یہ ہے کہ حج کے مسائل بہت ہی اہتمام سے سیکھیں۔ اور اہل علم بھی اس کا بطور خاص اہتمام کریں۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ تحریر فرماتے ہیں:

"منجملہ ارکان اسلام کے ایک فریضہ حج ہے۔ جو بہ نسبت دوسرے ارکان کے اپنی ایک خاص شان کی وجہ سے زیادہ اہتمام کے قابل ہے...... اور چونکہ اس میں افعال بھی مکثر و متعدد و مختلف ہیں' اور متعلق ہیں امکنہ خاصہ و ازمنہ خاصہ کے ساتھ' اس اعتبار سے

بھی یہ دوسرے ارکان سے ممتاز ہے۔ اس لئے اس کے احکام و مسائل بھی لوگوں کو کم معلوم ہیں اور ان کا چرچا بھی کم ہے۔

سو جب حج کو جانے لگے تو جو علماً حج کر آئے ہیں اول ان سے دربارۂ تعیین مطوف مشورہ کرے' ورنہ ناواقفی سے بعض ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں کہ حج ہی فاسد یا کالفاسد ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ علماً کو بھی ہر وقت مسائل حج کے مستحضر نہیں رہتے۔ اس لئے ان کے لئے بھی مناسب ہے کہ مناسک کے معتبر رسالے' خواہ کسی زبان میں ہوں' سفر میں ہمراہ رکھیں۔ اور ان کا مطالعہ کرتے رہیں۔"

(اصلاح انقلاب امت ملخصاً)

اس ناکارہ کے خیال میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "آپ حج کیسے کریں" اور مولانا مفتی احمد سعید صاحبؒ کا رسالہ "معلم الحجاج" ہر پڑھے لکھے عازم حج کے پاس ہونا ضروری ہے۔ ان کو خوب سمجھ کر پڑھ لیا جائے اور موقعہ بہ موقعہ ان مسائل کا مذاکرہ ہوتا رہے تو انشاء اللہ مناسک حج میں غلطیاں نہیں ہوں گی' حج بیت اللہ کی غرض و غایت اور اس کے مسائل سے ناواقفی کی بنا پر آج کل حجاج کرام ایسی سنگین غلطیاں کرتے ہیں جن کی وجہ سے نہ صرف حج کے ثمرات و برکات سے محروم رہتے ہیں' بلکہ "نیکی برباد گناہ لازم" کا مصداق بن کر واپس لوٹتے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مناسب ہے کہ چند اہم ترین غلطیوں پر تنبیہ کر دی جائے۔ ایک غلطی یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے طریقہ حج سکھانے کے لئے "حج فلم" دکھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے اور عازمین حج کو دعوت دے دے کر یہ فلمیں دکھائی جاتی ہیں' حالانکہ فلم بذات خود حرام ہے اور ایک عبادت کو اس حرام کا موضوع بنانا۔ اس سے بھی بدتر جرم ہے' اور پھر سب سے بڑی محرومی یہ ہے کہ لوگ "حج فلم" دیکھ کر یہ باور کر لیتے ہیں کہ ہم نے حج کا طریقہ سیکھ لیا اور اپنے جہل مرکب کی وجہ سے اہل علم سے رجوع کرنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کرتے' جس عبادت کی ابتدا ہی ایک فعل حرام اور جہل مرکب سے کی گئی ہو اس پر فوائد و ثمرات جیسے مرتب ہوں گے وہ ظاہر ہے۔

ایک غلطی یہ ہے کہ حج کو بھی نمائش اور ریاکاری کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے' حاجیوں کے گلے میں پھول ڈالنا' جس کا منشا ریاکاری کے سوا کچھ نہیں' یہ تو ایک معمولی بات ہے۔ اس کے لئے گروپ فوٹو کھنچوائے جاتے ہیں' حتیٰ کہ مقامات مقدسہ میں اس معصیت کا ارتکاب کیا جاتا ہے اور حاجیوں کے جہاز کو رخصت کرتے وقت اعلیٰ حکام الوداع کہتے ہیں۔ اس موقعہ پر فوٹو کے ساتھ بینڈ باجے کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے جو سراسر معصیت و ریاکاری ہے۔

ایک غلطی یہ کی جاتی ہے کہ دوران سفر نماز کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ یا کم از کم جماعت کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ حضرت حکیم الامتؒ فرماتے ہیں:

"بعض لوگ حج کو جاتے ہیں اور ریل میں یا جہاز میں یا اونٹ پر فرض نمازیں برباد کرتے ہیں سو انہوں نے ایک فرض ادا کیا اور اتنے کثیر فرض فوت کئے اور اگر حج فرض نہیں تھا نفل تھا تو اور بھی غضب ہوا کہ ایک نفل کے لئے اتنے فرض گئے گزرے' سو ایسے شخص کو حج کرنا جائز بھی نہیں۔"

ایک شرمناک غلطی جو اس ناکارہ کے نزدیک سنگین جرم اور شوخ چشمی ہے۔ یہ کی جاتی ہے کہ عین دوران سفر ایسے گناہوں کے چھوڑنے کا اہتمام نہیں کرتے' جن کی عادت ہو گئی ہو۔ مثلاً سفر حج میں آتے جاتے ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر سے گانے سننا اور داڑھی منڈانا جو بالاتفاق حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس سفر مبارک میں بھی کبیرہ گناہوں پر اصرار کرنا اور بغیر کسی جھجک اور شرم وحیاً کے ان کا مسلسل کرتے رہنا کس قدر شرم کی بات ہے۔ اگر ہوائے نفس اور اغوائے شیطانی اس قدر غالب ہے کہ خدا کے گھر جاتے آتے ہوئے بھی ان کبیرہ گناہوں کو نہیں چھوڑ سکتے تو حج کے برکات کیا خاک نصیب ہوں گے؟ حق تعالیٰ شانہ ہم پر رحم فرمائے۔

اس لئے عازمین حج کو بہت ہی اہتمام سے گناہوں کے ترک کا عزم کرنا چاہئے اور تمام کبیرہ و صغیرہ گناہوں سے سچی توبہ کرنی چاہئے' گناہ ایک زہر ہے جو آدمی کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اور گناہ پر اصرار کرنا گویا زہر کھانے پر اصرار کرنا ہے۔

"ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب"

"یہ کوچہ حبیب ہے پلکوں سے چل کے آ"

ہر مسلمان کے لئے اس سے بڑے نصیب کی اور کوئی بات نہیں کہ اسے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں اذن حاضری ملے اور وہ مواجہ شریف کے سامنے حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہو اور وہ اپنی آنکھوں سے بہشت سے ارفع مقام کو دیکھ کر اسے صحن دل میں اتار لے اور انوارات الٰہی بارش سے بھیگ جائے اور خاصہ کائنات رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سیل رواں سے نذرانہ عقیدت اور درود وسلام پیش کرے اور حال دل سے کہے کہ ؎

ملک الموت میں حاضر ہوں مگر اتنا کرم کر
اور اک بار مدینے کا سفر ہو جائے (مدیر)

"گنبد خضریٰ روبرو تھا...... گستاخ آنکھیں کھٹے جالاڑیاں' جہاں کبھی ایوب انصاریؓ کا مکان تھا اور رسول اللہ کا ناقہ میزبانی کا شرف بخشنے کے لئے بیٹھ گیا تھا۔ وہاں جنت البقیع کو جاتی ہوئی سڑک پر سیارہ رک گیا' باب عمرؓ' باب عبدالمجید اور باب عثمانؓ کی سڑک پر قصر الحجاز ہوٹل ہے' وہاں ہم دو کمرے لے کر ٹھہر گئے' کوئی دس منٹ میں نہا دھو کر کپڑے بدلے' بالکونی سے جھانکا تو نگاہیں گنبد خضریٰ سے ہم آغوش ہو گئیں' اس وقت کبوتروں کی ٹکڑی نے ہالہ باندھ رکھا تھا' آرام گاہ نبوتؐ میں کورنش بجالا رہے ہیں اور مجرائی عرض کر رہے تھے' مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا' کیا واقعی مدینۃ النبیؐ میں ہوں؟ یا خواب دیکھ رہا ہوں' مجھے اپنے موجود ہونے کا احساس ہو گیا۔

سلام ہو' اے مدینۃ النبیؐ......
تو کائنات کے فخر وناز کی پونجی ہے۔
تیری بنیادیں صبح قیامت تک قائم وسائم ہیں۔

تو نے وہ شرف حاصل کیا جو کرۂ ارضی کے کسی خطے کو حاصل نہیں۔

تیری آغوش میں ایک انسانؐ سو رہا ہے جو اپنے مولود سے ہجرت کر کے یہاں آیا' تو نے اس کو پناہ دی' اس کی میزبانی کی' پھر وہ تیرا ہی ہو گیا۔

تیری مٹی کو اس نے اپنے وجود سے زندہ جاوید کر دیا۔

تیرا نام اسی کا ہو گیا' یہاں تک بالا کیا اور دوام بخشا کہ صدیوں سے انسانوں کے قافلے صبح و

آغا شورش کاشمیریؒ

شام تیری طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

تیری فضاؤں میں قرن ہا قرن سے درود و سلام کے موتی بکھر رہے ہیں۔

تیرے ہاں حاضر ہونا دنیا کی عظیم سعادتوں میں سے ایک ہے' سب سے بڑی سعادت۔

آج قریب چودہ سو برس ہوتے ہیں تیری کوئی ساعت' کوئی ثانیہ کبھی درود و سلام سے خالی نہیں رہا۔

تیری گلیاں ہم ایسوں کے لئے مصری کی ڈلیاں اور گلاب کی کلیاں ہیں'

تیرے ذرے مہر و ماہ کو شرماتے اور دل و نگاہ کو جھکاتے ہیں'

تیری ہواؤں میں انفاس رسالتؐ کی خوشبوئیں بسی ہوئی ہیں۔

تو کتنا حلیم و کریم ہے کہ ہم ایسوں کو بھی حاضری کی سعادت بخشتا ہے۔ تیری عزت بے پایاں اور تیری عظمت بے کراں ہے' تو وہ دریائے کرم ہے کہ ہر ذی روح تیرے یہاں آ کر اپنی پیاس بجھاتا ہے' تو آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے۔

اے کرۂ ارضی کے سر تاج! اے سر تاج الانبیاؐ کی آرام گاہ' ایک انسان کی بدولت کروڑوں انسانوں کو زندگی بخشنے والے' اے کلام اللہ کے ۸۶۴۳۰ کلمات اور تین لاکھ ۲۳ ہزار سات سو ساٹھ حروف میں سے مدنی آیتوں کی جائے نزول' اے آخری نبیؐ کے مدفن مبارک جس کی ذات اقدس پر ۲۲ سال ۵ ماہ کے عرصے میں چھ ہزار سے زائد آیتیں نازل ہوئیں' اے رحمتوں اور فضیلتوں کے شہر' اے عظیم انسانوں کے مسکن' اے زبان و بیان کی روح رواں' اے سپہ سالاروں کے دل کی دھڑکن' اے انشاء پردازوں کے علو فکر' اے شاعروں کے تخیل کی معراج' اے خطیبوں کے ولولہ خطابت کی آبرو' اے عالموں کے افکار کی آرزو' اے دانشوروں کے علم و حکمت کی جستجو' اے اہل اللہ کے آستانہ آخر' اے عابدوں کی جبین ناز' اے زاہدوں کی محبت کے محور' اے جود و سخا کے مخزن' اے جمال دولت کے مسکن' اے گناہ گاروں کی بخشش گاہ' اے بلدۂ رسالت پناہ' اے مرکز دل و نگاہ' اے انس و ملک کی بوسہ گاہ' اے خطاکاروں کے خطاپوش' اے رہ عہد کے فضلاء کی منزل' اے عاشقان صادق کے محمل...... ایک ہیچ مداں اور بے سرو سامان کا سلام قبول کر۔

باقی صفحہ ۱۸ پر

مرزائیوں کا نصب العین قادیانی ریاست کا قیام

قادیانیوں کی سازشوں اور ناپاک منصوبوں کو چاک کر دینے والی تحقیقی رپورٹ

قادیانی ہفت روزہ "لاہور" جلد ۴۹ شمارہ ۴'۲۲ / جنوری ۲۰۰۰ء کے اداریہ میں خود فروشی کی بجائے آہنی ہاتھوں کی ضرورت کے زیر عنوان حسب معمول "قادیانی ایڈیٹر" نے قادیانیت کے عفت مآبی کا خوب پرچار کیا اور قادیانیوں کے کرتوتوں کے باعث مملکت خداداد پاکستان کی قومی اسمبلی کے ۱۹۷۴ء کے قانونی و آئینی متفقہ فیصلہ کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کے علماء پر الزامات عائد کئے اور علماء اسلام سے آہنی ہاتھوں سے نمٹنے پر زور دیا۔ ذیل میں ہم جناب ارشاد اللہ کمال صاحب کا ایک مضمون بشکریہ روزنامہ "انصاف" لاہور شائع کر رہے ہیں جس میں مؤلف نے مسلمان قوم کے متفقہ فیصلہ "قادیانی کافر ہیں" کو تاریخی حقائق کی روشنی میں واضح کیا ہے اور قادیانیت کے برص زدہ چہرہ سے نقاب سرکایا ہے' ملاحظہ فرمائیں۔ .... (مدیر)

لاہور سے جانب مغرب سرگودھا روڈ پر ایک معروف قصبہ ربوہ واقع ہے۔ یہ قادیانی امت کا دوسرا بڑا مرکز ہے۔ اسے ضلع جھنگ کے شہر چنیوٹ سے چند فرلانگ آگے سڑک کے کنارے پہاڑیوں کے دامن میں بڑے سلیقہ سے آباد کیا گیا...... ربوہ کی ۱۰۳ ایکڑ سات کنال آٹھ مرلے اراضی انگریز گورنر سر فرانسس موڈی کی خاص دلچسپی سے قادیانی جماعت کو عطا کی گئی۔ ایک آنہ فی مرلہ سودا طے ہوا تھا یہ ۱۴ ستمبر ۱۹۴۸ء قائداعظمؒ کے سانحہ ارتحال سے فقط تین یوم بعد کی بات ہے' جب باقاعدہ آباد کاری ہوئی۔ تب اس جگہ کا نام موضع ڈگیاں تھا' اس کے مشرق میں کوٹ امیر شاہ' جنوب کی طرف دریائے چناب' شمالاً موضع چھنی چھچی اور جانب مغرب چھوٹا سا گاؤں احمد نگر موجود ہے۔ یہ تھا ربوہ کا محل وقوع جو دریائے چناب کے ساتھ سلسلہ کوہ کے بیچ میں بسا' بالفاظ دیگر اسے قادیانی ریاست کا ہیڈ کوارٹر کہا جا سکتا ہے' جس میں چند برس پہلے تک کوئی مسلمان داخل ہو سکتا تھا اور نہ ہی اسے اپنا مکان خریدنے کی اجازت تھی نیز وہاں کے جماعتی حکام کی اجازت خاص کے بغیر قیام بھی قانونی جرم تھا' یہاں کے شاہراہ عام سے دائیں جانب مرزائیوں کے بہشتی قبرستان کی ملمع کاریاں بڑی دلفریب ہیں۔

قطار اندر قطار قبریں لوح مزار پر مکمل تعارف' زکٹیت عہدہ اور حوالہ وصیت کے علاوہ خدمات کی طویل فہرست بھی مندرج نمونوں میں ہمہ رنگی' سائز میں یکسانیت یہاں فن تعمیر کے لحاظ سے سنگ مرمر' میناکاری اور پختہ مصالحے کے بدور شاہکار پائے جاتے ہیں۔

برستے پتھروں کی بارش میں

جناب ارشاد اللہ کمال صاحب

میں آئینے اٹھائے پھر رہا ہوں

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چلتے چلتے قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود کی قبر دیکھ آئیں' چند برس پہلے تک اس کے سرہانے نصب کتبہ پر یہ عبارت کندہ تھی:

"جب حالات سازگار ہو جائیں تو میری میت کو یہاں سے نکال کر قادیان میں دفن کیا جائے' جماعت پر فرض ہے کہ وہ میری اس وصیت پر ہر لحاظ سے پورا پورا عمل کریں۔"

دراصل مرزائی ملت کے امیر ثانی کی لوح کا یہ

اقتباس اسلام کے خلاف انگریزوں کی گہری سازش کا پورا خلاصہ ہے۔ تخیص سے مکمل آگاہی کے لئے ہمیں طوالت میں جھانکنا پڑے گا کہ اس کاری زخم سے جبین تاریخ آج تک خون آلود کیوں ہے؟ یہ ناٹک کس غرض سے رچایا گیا تھا؟ ہم نے "مرزائیت کا شناختی کارڈ" ترتیب دینا ہے۔ جس میں ان کے مکمل مستند اور مصدقہ کوائف درج ہوں۔ راقم چاہتا ہے کہ حکومت پاکستان پر ان کی ذہنیت آشکارہ ہو۔ اب اہل وطن کے سامنے اس گروہ کی سیاسی و عسکری پلاننگ کو بے نقاب ہو جانا چاہئے۔

قادیانیوں کے بھیانک کردار کو جامہ الفاظ فقط اس لئے پہنا رہا ہوں کہ لیلئ اقتدار کے مجنوں کی آنکھیں کھل جائیں' شیریں صدارت و سوہنی وزارت کے چاہنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ صرف مولویوں کا قصہ نہیں' خود فرہاد اور مہینوال بھی اپنے اپنے قیدو کی زد میں ہیں۔ رانجھا اگر بانسری بجا تارہ گیا تو بیچاری ہیر' کھیڑوں کے حجلہ عروسی میں سسک سسک کر دم توڑ گئی...... پنوں کو خبر چلے کہ اب سسی کی زلفوں کے سائے میں بیٹھ کر شراب پینے کا موسم نہیں۔ اس لئے اگر مرزا اپنے دشمنوں کے قدموں کی چاپ سے بیگانہ رہے تو نازک اندام "صاحباں" حملہ آوروں کا راستہ بھلا کیسے روک سکتی ہے؟

سبزۂ پامال سے بھی وجہ بربادی نہ پوچھ
بات چل نکلی تو پھر یہ باغباں تک جائے گی

کالی بھیڑیں اور پاکستان :

پاکستان اس معصوم بچے کی مانند ہے جسے دست قدرت نے زمانہ شیر خواری میں ہی حقیقی ماں کی آغوش شفقت سے اٹھا کر سوتیلی ماں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا اور وہ آج تک ماضی کے ان ایام محبت کی یاد میں تڑپ رہا ہے' جس طرف بھی نگاہ اٹھتی ہے بیگانے ہی بیگانے نظر آتے ہیں' یقیناً اسلام کا یہ قلعہ طاغوتیان راز کی ذاتی خواہشات کے نرغہ میں ہے۔

قائداعظم اور مرزائیت :

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح اپنی آخری سانسوں تک مسلمانوں کے حقوق کی جنگ لڑتے رہے ایک بار آپ نے فرمایا کہ :

"اگر اسلامی حکومت کے قائم کرنے کے لئے ایک میز کے برابر بھی جگہ ملی تو مجھے قابل قبول ہوگی انہیں جناب رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص عقیدت اور والہانہ لگاؤ تھا انہوں نے دین میں سوجھ بوجھ حاصل کی۔ تاہم ان کا اصل میدان سیاست اور قانون تھا وہ زندگی بھر مذہبی اختلافات میں نہیں الجھے' خاندانی ناطے سے بابائے قوم کا تعلق خواہ کسی فرقے سے تھا لیکن کسی بھی موڑ پر انہوں نے آبائی مسلک سے دلچسپی نہ جتائی یہ مرد آہن فقط ایک پکا اور سچا مسلمان تھا اور ہمیشہ اسلام کی بات کرتا رہا......"

اب سوال یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ اس نظریاتی مملکت کا پہلا وزیر خارجہ ایک قادیانی کیوں مقرر کیا گیا؟ جواباً پہلا حصہ یہ ہے کہ بانی پاکستان کو حصول آزادی کی خاطر بعض ناگوار معاہدات اور سخت شرائط پر بھی مجبوراً دستخط کرنا پڑے' آپ کے پاس وقت کم تھا اور کام زیادہ انہوں نے غلامی پر لولے لنگڑے پاکستان کو ترجیح دی ان کے نزدیک پروانہ خود مختاری مل جانا ہی محرومیوں کا مداوا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ انگریز وائسرائے نے اس کی تقرری پر بہت اصرار کیا اور دھمکی دی کہ جب تک یہ اعلان نہیں کیا جاتا اختیارات کی منتقلی نہ ہو سکے گی...... انہی مسائل کے سبب قائداعظم نے علاوہ اس کے پاکستان کا پہلا وزیر قانون بھی سردار جو گندر ناتھ منڈل کو مقرر کیا تھا۔

اس حوالے سے آپ کو مورد الزام ٹھہرانے والے خود قصوروار نکل آتے ہیں۔

دوسرے جزو کی رو سے سیاسی تاریخ کا مطالعہ کرنا پڑے گا' بعض مسلم لیگی کارکنوں کا کہنا ہے کہ سر میاں فضل حسین کی سفارش پر ظفر اللہ خان چودھری کو وائسرائے کونسل میں لیا جانا ایک باقاعدہ سازش تھی اب مدت تک اسے سیاسی تربیت دی جاتی رہی اور ما قبل آزادی ایسے حالات پیدا کئے گئے کہ سر ظفر اللہ خان کو چاروناچار وزارت خارجہ کا قلم دان سونپنا پڑا۔

اس باب کا تیسرا پہلو یہ ہے کہ قبل ازیں مرزائیوں کی منافقت کا کوئی عملی تجربہ نہ تھا اور قائداعظم ان کے خطرناک عزائم سے مطلقاً لاعلم تھے۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو آپ جیسے مخلص لیڈر اور عظیم شخصیت کی نیت پر شبہ کیا جانا درست نہیں' انہوں نے تو ہر دوراہے پر اپنی عظمت کردار سے جذبہ خیر خواہی ملت کیا اور مسلمانان ہند نے روشن مستقبل کی خاطر اپنی جدوجہد کے عملی ثبوت دیئے' جب کہ یہ حقیقت بھی ہمارے سامنے کھلی کتاب کی مانند ہے کہ جب تک آپ بقید حیات رہے اس گروہ کو کھیل کھیلنے کی اجازت نہ تھی اور یہ بھی ایک ناقابل تردید واقعہ ہے کہ قائداعظم نے ۱۹۴۸ء میں راجہ صاحب محمود آباد کی کراچی آمد کے موقع پر ان کو آگاہ کیا تھا کہ قادیانی وزیر خارجہ کی وفاداریاں مشکوک ہیں' میں ان پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہوں اور عملی اقدامات اٹھانے کے لئے مجھے مناسب وقت کا انتظار ہے۔ شومئی قسمت کہ قافلہ وقت تیزی سے رواں رہا اور قائداعظم کو موذی مرض اور فرشتہ قضا نے اس کی مہلت نہ دی ورنہ آپ اس خطرے کا ابتداء میں ہی حل ڈھونڈ لیتے اور قوم آئندہ تباہیوں سے محفوظ ہو جاتی۔

درد کے زیر اثر یہ سحر بولیں گے
میں رہا چپ تو مرے زخم جگر بولیں گے

شہید ملت سے بھٹو مرحوم تک :

ربوہ کا سنگ بنیاد قائداعظم کی وفات کے تین دن بعد رکھا گیا اور یہاں کی اراضی کا باقاعدہ انتقال انجمن احمدیہ کے نام ۲۹ نومبر ۱۹۴۹ء کو ہوا۔ یہ لیاقت علی خان مرحوم کے عہد کی نہایت ہی تلخ روداد ہے۔ میجر (ریٹائرڈ) میر افضل پاکستان کے پہلے وزیر اعظم نوابزادہ لیاقت علی خان صاحب کے بارے میں بہت سے مضامین لکھ چکے ہیں۔ اس سے متعلق "نوائے وقت" ۱۹۷۹ء میں ان کے متعدد آرٹیکل شائع ہوئے' جن سے سیاسی حلقوں میں تہلکہ مچ گیا تھا حال ہی میں انہوں نے "لیاقت علی کا قتل تصویر کا دھندلا پہلو" کے عنوان سے ایک اور انکشاف کرتے ہوئے اپنے کالم میں لکھا۔

اب آئیں مل کر لیاقت علی کے دور حکومت سے یہ نتائج نکالیں کہ لیاقت علی خان نے ہمیں کتنی اسلامی غیرت دی۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر بنائے گئے ملک میں اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی کتنی پابندی کی اپنے محسن قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ جب زیارت میں آخری ملاقات کی تو بقول مس فاطمہ جناح اس کے بعد قائداعظم پھوٹ پھوٹ کر کیوں روئے؟ اور وہ کیوں زندہ رہنا چاہتے تھے...... ؟ لیاقت

علی کی سفارش پر ممتاز دولتانہ نے قادیانیوں کو دریائے چناب کے کنارے زمین دی۔ جہاں انہوں نے ایک جھوٹے نبی کا مرکز (ربوہ) بنایا۔ فاضل صاحب مضمون نے زیر نظر سلسلے کی بہت سی کڑیاں گنوائیں ہیں جن کی یہاں گنجائش نہیں اردو ادب کی دو اہم کتب میں بھی بالوضاحت بعض رازہائے سربستہ سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔

جب پاکستان کی باگ ڈور خواجہ ناظم الدین جیسے لوگوں کے ہاتھوں میں آگئی تو برطانوی عہد کے مہروں کی قسمت جاگی' خواجہ صاحب عوامی احتجاج کو مسلسل یہ بہانہ بنا کر ٹالتے رہے کہ ہمیں گندم درکار ہے اور قادیانیوں پر پابندی عائد کرنے کی صورت میں امریکہ سے اس کی خیرات نہ مل سکے گی...... ملک غلام محمد صاحب اور جناب فیروز خان نون کو دین سے دلچسپی تھی نہ ملک سے کوئی غرض۔ وہ نفس کے گھوڑے پر سوار تھے جو ہمیشہ بھوکا رہتا ہے...... سابق صدر میجر جنرل سکندر مرزا جو ملک کے ڈیفنس سیکریٹری بھی رہ چکے تھے۔ انکا شجرہ نسب چند پشتوں کے واسطے سے بنگال کے غدار اعظم میر جعفر سے جاملتا ہے۔ یہ کس قدر ستم ظریفی ہے' جن کی ایمان فروشیوں سے اسلامی حکومت کا چراغ گل ہوا غلامی کی زنجیریں کٹ جانے پر زمام اقتدار انہی لوگوں کے ہاتھ آئی۔ یہ شخص بھی اپنے آباء کے چال چلن اور عادات و خصائل سے کچھ مختلف نہ تھا۔

جب ۱۹۵۳ء کی تحریک راست اقدام سرد پڑ گئی تو مرزا صاحب کو اکثر یہ فرماتے سنا گیا کہ کابینہ کی غلطی ہے کہ اس نے ان ملاؤں کو پھانسی نہیں دی۔ ہمارے مشورہ کے مطابق پندرہ بیس علماء کو دار پر کھنچوا دیا جاتا یا گولی سے اڑوا دیا جاتا تو اس قسم کے جھمیلوں سے ہمیشہ کے لئے نجات ہو جاتی جس صبح دولتانہ وزارت برخاست کی گئی اس رات گورنمنٹ ہاؤس میں سکندر مرزا کا ایک ہی بول تھا:

"مجھے یہ نہ بتاؤ' فلاں جگہ ہنگامہ فرو ہو گیا ہے یا فلاں جگہ مظاہرہ ختم کر دیا گیا۔ مجھے یہ بتاؤ وہاں کتنی لاشیں بچھائی ہیں کوئی گولی بیکار تو نہیں گئی۔"

ایوبی دور میں مرزائیت کو پر پھیلانے کا سنہری موقع ملا۔ سر ظفر اللہ خان عالمی عدالت انصاف کا جج بن چکا تھا۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان پر شب و روز آمریت کا بھوت سوار رہا چونکہ وہ فوج سے متعلق تھے' اس لئے وہ "تو" سننا ہرگز گوارا نہ کرتے اس پر ایک اور حادثہ ہوا۔ ایوب خان کے چہیتوں کا ربوہ کے قصر خلافت میں آنا جانا ہو گیا یہاں سے انہیں ضرورت کی "ہر شے" مل جاتی تھی۔ ان کی راتیں عیاشیوں کے ریلے میں ڈوب گئیں' یوں پریذیڈنٹ ہاؤس اور قصر خلافت کے درمیانی فاصلے سمٹ کر رہ گئے' زیادہ قربت ہوئی تو حکومت نے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت اخبارات کے نام اس امر کا سرکلر جاری کر دیا کہ اشارتاً و کنایتاً یا تفصیلاً و اجمالاً کسی بھی طرح قادیانی فرقے پر مخفی و جلی تنقید نہ کی جائے۔ خلاف ورزی کا مرتکب قانون کی رو سے مستوجب سزا ہو گا۔ دوسرے موقع پر صدر ایوب کی حکومت نے ایڈووکیٹ جنرل کی معرفت لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کو پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ بیان دیا کہ قادیانی بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہیں۔ ایوبی صدارت کے دور میں زرعی اصلاحات اور محکمہ اوقاف کا قیام عمل میں لایا گیا۔ لیکن قادیانی سربراہ کی زمین اس قانون سے مستثنیٰ کر دی گئی اور کہا کہ یہ زمین جو ان کے نام ہے' دراصل جماعت کی ملکیت ہے جو زرعی اصلاحات کے دائرہ میں نہیں آتی۔

دستانے اتارو تو لہو رنگ ہیں پنجے
یہ ظاہری انسان درندے کی طرح ہے

جناب آغا یحییٰ خان اپنے پہلو میں ایک بے قرار دل رکھتے تھے اگر کوئی نوجوان مہ جبیں سینے پر ہاتھ رکھ دیتی تو انہیں چین سا آجاتا۔ صدر صاحب کو آشوب چشم کی بھی شکایت تھی اس لئے وہ اکثر اپنی نگاہیں حسینوں کے گرم سانسوں کی لو سے سینکتے۔ قادیانی امت آمدید نہ کہتی' کیونکر ممکن تھا لہٰذا یحییٰ صاحب شب و روز رنگ رلیاں مناتے رہے' سنا ہے صدارتی محل کے دروازے پر مرزائی خدمت گار باری باری کھڑے ہوتے تھے اور صنف نازک کے تحفے برابر پیش کئے جاتے کہ کہیں صدر صاحب کبیدہ خاطر نہ ہوں' ابھی یہ مکروہ کھیل جاری تھا کہ ہمارا مشرقی بازو کٹ گیا...... مرحوم وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے ۴ ستمبر ۱۹۷۰ء کو میجر عزیز بھٹی کے مقام شہادت پر شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ لیفٹیننٹ جنرل اختر ملک (قادیانی) کی یادگار بننی چاہئے اگر یہ اب نہ ہوا تو جب پیپلز پارٹی برسر اقتدار آئے گی ان کی یادگار ضرور قائم کرے گی۔ آئندہ صفحات میں جنرل مذکورہ کا تفصیلی تذکرہ آنے والا ہے' مگر چونکہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا فیصلہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے عہد حکومت میں ہوا تھا اس لئے ان کی ذات پر کوئی تلخ تبصرہ احسان فراموشی و ناقدری ہے گو ابتداً وہ قادیانیوں کے خیر خواہ تھے لیکن وقت کے ساتھ خیالات بھی بدل جاتے ہیں۔ ۱۱/ جون ۱۹۷۴ء کی رات ان کے خطاب نے عوام کو بے حد متاثر کیا ان کی یہ جذباتی تقریر بہت پسند کی گئی وزیر اعظم نے فرمایا:

"جو شخص ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں اور قادیانیوں کا مسئلہ حل کرنے کا شرف انشاء اللہ انہیں حاصل ہو گا اور یہی اعزاز انہیں خدا کے حضور سرخرو کرے گا۔"

یہ کہا جاسکتا ہے کہ بھٹو صاحب نے اس مذہبی فیصلے سے سیاسی مفادات اٹھانا چاہے مگر پہلوں نے ایسا کیوں نہ کیا؟ تاہم اس خیال میں صداقت کے پہلو موجود ہیں کہ عوام کے فکری انقلاب اور زبردست احتجاج نے انہیں سوچنے پر مجبور کردیا۔ یہ آئینی اقدام نہ صرف بروقت تھا بلکہ پاکستان بھی متعدد خطرات سے بچ گیا۔

انہیں افسانہ غم ڈرتے ڈرتے
سنایا کچھ کہیں سے کچھ کہیں سے

ہم کالی بھیڑوں کی ذہنیت کا ماتم کر چکے دیکھنا ابھی باقی ہے کہ سیاسی نکتہ نظر سے قادنیوں کے کردار و افکار کیا تھے۔ مرزا صاحب تمام زندگی انگریزوں کی کفش برداری پر نازاں رہے ایک ایک لمحہ ان کی مدح و ثنا میں گزرا ایسی صورت میں ان کے امتی یہ کب گوارا کر سکتے تھے کہ سفیران مغرب اس سرزمین سے چلے جائیں۔ اس کا تذکرہ گزشتہ باب میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ آچکا ہے ان صفحات میں دلائل و براہین کے ساتھ ہم صرف یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ گروہ مذکورہ مختلف ادوار میں کیا سیاسی عزائم رکھتا تھا؟ یاد رکھنا چاہئے' جماعت احمدیہ اور دیگر سیاسی و مذہبی پارٹیوں میں نمایاں فرق ہے۔ یہ درست ہے کہ اکثر مسلم سیاسی جماعتیں قیام پاکستان کی مخالف تھیں' لیکن ان میں کسی ایک کی فکر و سوچ کو پوری تنظیم کا منشور نہیں کہا جاسکتا وہاں اختلاف رائے کا حق محفوظ ہے گاہے بگاہے لوگوں کے سیاسی نکتہ نظر میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہی ہیں۔ پاکستان کے معرض وجود میں آجانے کے بعد متعدد مخالف رہنماؤں نے اپنا مستقبل پاک سرزمین سے ہی وابستہ کیا۔ انہیں اپنی غلط پالیسیوں کا اعتراف تھا اب ان کی نیت پر شبہ کیا جانا جائز نہیں ہے۔ ایک ایسی مذہبی و سیاسی جماعت بھی موجود ہے جس کے افراد علامہ اقبالؒ اور قائد اعظم سے فکری رہنمائی حاصل کرنے کی بجائے ہر بات میں اپنے مخصوص قائدین کی آراء کے منتظر رہتے ہیں' تاہم قادیانیت سے منسلک اشخاص کا رنگ جدا ہے' یہ مرزا صاحب کی بیک وقت 'مہدی معہود' 'مسیح موعود' کرشن رام اور ایک رسول تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک قادیانی متدرج کی زبان کا ایک ایک حرف وحی الٰہی اور ان کے نوک قلم سے ٹپکا ہوا لفظ لفظ نوشتہ تقدیر ہے' قادیانیت کے عقیدہ میں:

"مرزا صاحب کے جانشین زمین پر نائب خدا ہیں۔ انہیں ہر بات الہامی سند کی صورت میں عطا ہوئی ہے' ان کے تمام افعال خدائی حکومت قائم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ نیز قادیانی خلفا کو ہر وقت مشیت ایزدی کی تائید حاصل رہتی ہے۔"

اس لئے وہ فطراتاً اس کے خواہشمند ہوتے ہیں کہ ہمارے مذہبی آقاؤں کے ارشادات حرف بحرف سچ ثابت ہوں' یہ بات اچھی طرح ان کے اذہان میں جاگزیں ہے کہ الہامات کی صداقت منوانا ہر قادیانی کا دینی فرض ہے اور وہ اس کے لئے ہمہ وقت کوشاں بھی رہا کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے دعاوی' قادیانی جرائد کے تبصرے اور مذہبی رسالوں کی عبارات کو عام حالات پر قیاس کرنا دانائی نہیں حماقت ہے۔ اگر مبینہ نکتے کو مد نظر نہ رکھا گیا تو میں اس وقت سے ڈرتا ہوں کہ بد قسمتی سے کوئی بھارتی سورما' قائد اعظم کے مقبرے پر پاؤں کی ٹھوکریں لگانے نہ آجائے۔ جب وہ بیلائے قوم کے مزار پر کھڑے ہو کر حقارت سے کہہ رہا ہوگا:

"مجھے بتا تو سہی کہاں ہے اب وہ تیرا
پاکستان۔"

منیر انکوائری رپورٹ جو ایم آر کیانی اور جسٹس منیر کی ۱۹۵۳ء کے واقعات سے متعلق مسلمانوں اور مرزائیوں کی نزاع پر تحقیقاتی دستاویزات کا نام ہے۔ (حالانکہ جسٹس منیر قادیانیوں کے لئے دل میں رولولری کے نام پر نرم گوشہ رکھتا تھا) اس میں مندرج ہے:

"۱۹۴۵ء سے لے کر ۱۹۴۷ء کے آغاز تک احمدیوں کی بعض تحریروں سے منکشف ہوا ہے کہ وہ برطانیہ کا جانشین بننے کا خواب دیکھ رہے تھے وہ نہ تو ایک ہندو دنیاوی حکومت یعنی ہندوستان کو اپنے لئے پسند کرتے تھے اور نہ پاکستان کو منتخب کر سکتے تھے۔"

یہ جذبہ ان کے دلوں میں واقعتاً کار فرما تھا وہ ہر قیمت پر حکومت کی باگ ڈور خود سنبھالنا چاہتے تھے' یہ خواہش ابھی تک سینوں میں بیدار ہے۔ "الفضل" کی اشاعت خاص میں اس گھرلوٹولے کے خلیفہ جی کی ایک تقریر کا یہ جزو خاص طور پر مد نظر رکھنا چاہئے:

"ہم احمدی حکومت کرنا چاہتے ہیں"

آگے چل کر جب یہ ناتمام آرزو روگ بن جاتی ہے تو یوں ہوا:

"اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے' تمہارے راستے سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہو سکتے۔"

"یہ کانٹے" کیا بلا ہے؟ ایک اصطلاح ہے جو ابھی آپ کو ذہن نشین ہو جائے گی..... مزید ملاحظہ ہو اس سے تین برس قبل حورو قصور کے دلدادہ خلیفہ صاحب اپنے انداز میں یہ بڑ ابھی ہانک چکے تھے:

"ملکی سیاست میں خلیفہ وقت سے بہتر اور کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس کے شامل حال ہوتی ہے۔"

قسط نمبر ۲

ہندوستان میں قادیانیت کا پھیلاؤ

خورشید عالم

تقسیم ملک کے بعد ظفر اللہ خان پاکستان کے وزیر خارجہ بنا دیئے گئے۔ پاکستانی مسلمانوں کے سخت احتجاج کے باوجود اس وقت کے وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے ظفر اللہ خان کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے انکار کر دیا تھا۔ ظفر اللہ خان کو اس عہدے سے ہٹانے کی صورت میں پاکستان غیر ملکی امداد سے محروم اور غذائی بحران سے دوچار ہو سکتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کے تمام اہم عہدوں پر قادیانی فائز ہو گئے۔ دیگر شعبوں کا یہ عالم تھا کہ ایک کلرک سے ۲۲ گریڈ تک کے عہدوں پر قادیانی قابض تھے۔ ان لوگوں نے اس طرح کا ماحول بنا دیا کہ نیچے کی سطح پر اگر کوئی قادیانیت قبول کر لیتا تو اس کو ترقی دے دی جاتی تھی۔ وزیر خارجہ ہونے کی وجہ سے ظفر اللہ خان نے دنیا بھر کے پاکستانی سفارت خانوں کو قادیانی تبلیغ کا مرکز بنا دیا۔ ملٹری اتاشی سے لے کر قونصلر تک ہر سطح پر قادیانیوں کو بھرتی کر کے وزیر خارجہ نے اپنے مذہب سے وفاداری کا ثبوت دیا۔

قادیانی پاکستان کو قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کا مرکز بنانا چاہتے تھے۔ اسی بنا پر انہوں نے پاکستان میں سستے داموں کافی زمین خرید کر ایک مخصوص شہر ربوہ بسایا تھا۔ اس کی باگ ڈور اور سارا انتظام قادیانیوں کے ہاتھ میں تھا اور کسی غیر قادیانی کو یہاں زمین خریدنے کی اجازت نہیں تھی۔ ربوہ موجودہ چناب نگر قادیانیوں کی راجدھانی تھی۔ یہ پاکستان میں قادیانیوں کی ایک آزاد ریاست تھی۔ اسی طرح وہ دھیرے دھیرے پورے پاکستان پر حکومت کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے بلکین بھلا ہو ان علماء کرام کا جن کی کوششوں اور جدوجہد کے نتیجہ میں ان کو نہ صرف غیر مسلم قرار دیا گیا بلکہ اسلام دشمن کوششوں کو جاری رکھنے کے لئے انہیں پاکستان سے فرار ہو کر باہر اپنا مرکز بنانا پڑا۔ اب ہندوستان کے علاوہ لندن اور جرمنی ان کے اہم مراکز ہیں۔

قادیانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یعنی یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور صلیبی موت سے بچ کر وہ ایران و افغانستان سے ہوتے ہوئے کشمیر تشریف لے گئے تھے اور اپنے مشن کی تبلیغ کے بعد وہیں وفات پا گئے۔ آپ کی قبر بقول ان کے سری نگر میں موجود ہے۔ چونکہ مرزا غلام احمد کا دعویٰ تھا کہ وہ مسیح موعود تھے اس مناسبت سے ان کے لئے کشمیر نہ صرف واجب الاحترام ہے بلکہ وہ اس کو حاصل کر کے اپنے دعوے کے حق میں مزید ثبوت بہم پہنچانا چاہتے ہیں۔ ۲۵/جولائی ۱۹۳۱ء کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی بنائی گئی جس کے ذمہ دار مرزا بشیر الدین محمود تھے لیکن مجلس احرار نے قادیانیوں کی ایک نہ چلنے دی۔ تقسیم ملک کے بعد بھارت میں کل ۳۱۳ افراد قادیان میں رہ گئے تھے لیکن آج نہ صرف قادیان، قادیانیت کی تبلیغ کا مرکز بنا ہوا ہے بلکہ اب بھارت کے کئی شہروں میں بھی قادیانیت کا زہر سرایت کر چکا ہے۔

احمدیہ مشن:

دنیا کے ۱۳۷ ممالک میں قادیانی جماعت کے مراکز قائم ہیں۔ ان سے تقریباً 1.50 کروڑ افراد منسلک ہیں نیز 463 مشن مختلف ممالک میں قائم ہیں۔ قادیانی اپنے ممبروں کی فکری اور ذہنی تربیت کے لئے دنیا کی مختلف زبانوں میں رسائل و جرائد شائع کرتی ہیں۔ مختلف ممالک کی ۱۷ زبانوں میں ۹۷ اخبارات و رسائل شائع ہوتے ہیں۔

دہلی میں واقع احمدیہ مشن کا دعویٰ ہے کہ:

"تبلیغ کا کام صرف مسلمانوں میں ہی نہیں بلکہ عیسائیوں اور غیر مسلموں میں بھی ہوتا ہے جس کا ثبوت افریقی ممالک ہیں جہاں کئی لاکھ عیسائی قادیانیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ راجستھان کے وہ حصے بھی ان کی تبلیغ کا مرکز ہیں جہاں ارتداد کا فتنہ زور پکڑ رہا ہے۔"

دنیا کے مختلف ممالک میں قادیانی جماعت کے تحت ۱۳۰۶ اسکول چل رہے ہیں۔ ان میں سے ۳۵ ہائر سیکنڈری اسکول، ۴۴ جونیئر سیکنڈری اسکول، ۲۱۹ پرائمری اور ۸۵ نرسری اسکول ہیں۔ براعظم افریقہ کے مختلف ممالک میں ۶۵ ہسپتال ہیں۔ مشن انچارج عبدالرشید کے مطابق:

"سال ۱۹۹۳ء کو "خدمت انسانیت" کا سال قرار دیا گیا جس کے تحت خدمت انسانیت کے خصوصی پروگرام چلائے گئے۔ بوسنیا اور بھارت کے مظلوموں اور صومالیہ و افریقہ کے قحط زدہ ممالک میں امداد پہنچائی گئی۔"

بھارت کے کن مظلوموں کو اور کہاں امداد پہنچائی گئی یہ بتانے سے وہ قاصر رہے۔

قادیان کی شائع شدہ رپورٹ میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس نے قرآن کریم کی منتخب سورتوں جیسے اسلام کی بنیادی تعلیمات، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ کا دنیا کی ۱۱۷ زبانوں میں ترجمہ کیا ہے۔ ان منتخب سورتوں کی تعداد ۳۰۰ کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ احادیث رسول کا ترجمہ بھی اسی ترتیب سے اتنی ہی زبانوں میں شائع کیا گیا ہے۔ دنیا کی ۵۰ زبانوں میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ بھی کیا جا چکا ہے۔ مزید ۹

زبانوں میں ترجمہ قرآن زیر طبع ہے اور ۲۰ زبانوں میں ترجمہ کا کام جاری ہے جب کہ ۳ زبانوں میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ مع تفسیری نوٹ کے شائع کرنے کا منصوبہ ہے۔ نیز بانی قادیانیت کی منتخب تحریرات (Selected Writings) کا دنیا کی ۵۰ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کے ترجموں کی سند اور صداقت کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں مشن انچارج کہتے ہیں:

"مسلمانوں کے مختلف علماء نے جو ترجمے کئے ہیں ان کی سند کے تعلق سے بھی تو مسلمانوں میں بے اطمینانی پائی جاتی ہے۔"

تنظیمی ڈھانچہ:

قادیانی جماعت کے تنظیمی ڈھانچے میں صرف ممبر شپ ہوتی ہے۔ ہمدرد یا معاون وغیرہ کا کوئی خانہ نہیں ہوتا۔ ممبر شپ کے لئے آدمی کو اپنے قائد کے ہاتھ پر بیعت کرنی ہوتی ہے' جس کے بعد وہ چند باتوں کا اعلان کر کے باضابطہ ممبر بنالیا جاتا ہے۔ ۴۰ سے زائد عمر کے لوگوں کے لئے ایک مخصوص اصطلاح "انصار اللہ" ہے۔ ہر ممبر کے لئے لازم ہے کہ وہ نماز جمعہ مشن کے مرکز میں ہی ادا کرے کیونکہ اور کسی مسجد میں اس کی نماز نہیں ہو سکتی البتہ اگر دو تین ساتھی کسی مقام پر ہیں اور بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر وہ مرکز نہیں پہنچ سکتے تو انہیں الگ سے نماز ادا کرنے کی اجازت ہے۔

ہر ممبر کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی کل آمدنی کا 1/6 فیصد حصہ مشن کو اشاعت اسلام کے لئے دے جبکہ زکوٰۃ' صدقات' فطرہ وغیرہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں' البتہ بعض ممبران ایسے بھی ہیں جو اپنے آمدنی کا 1/10 فیصد حصہ ہر ماہ دیتے ہیں اور اگر کوئی ممبر تین ماہ تک اپنی آمدنی کا حصہ مشن کو نہیں دیتا تو وہ قادیانیوں کے زمرے سے نکال دیا جاتا ہے۔ تفصیلات بتاتے ہوئے مشنری انچارج عبدالرشید کہتے ہیں:

"کسی بھی ممبر کے بینک اکاؤنٹ پر جو سود ملتا ہے اس کا استعمال اشاعت اسلام کے واسطے لٹریچر کی اشاعت و تقسیم کے لئے کیا جاتا ہے' البتہ کوئی ممبر خود سود نہیں لے سکتا۔"

یہ سوال کرنے پر کہ قرآن شریف کی طباعت میں بھی سودی رقم استعمال کی جاتی ہے؟ لمحہ بھر کے توقف کے بعد مشنری انچارج نے کہا:

"قرآن کو چھاپنے کیلئے تو بعض اصحاب رقومات دیتے ہیں۔ خود احمدیہ مشن بھی اپنے پاس جمع شدہ سرمائے سے یونٹ ٹرسٹ آف انڈیا کے شیئرز خریدتا ہے کیونکہ ان شیئرز کے بارے میں ان کی رائے یہ ہے کہ یہ سودی کاروبار نہیں۔"

طریقہ کار:

قادیانی جماعت سے عوام کو متعارف کرانے اور اس کے قریب کرنے کے لئے مشن بڑے منظم طریقے پر کام کرتا ہے۔ ہر ماہ تعلیم یافتہ افراد تک پہنچ کر انہیں قادیانی جماعت اور اس کے پیغام سے متعارف کرایا جاتا ہے۔ افراد تک رسائی حاصل کرنے کے مختلف طریقے اختیار کئے جاتے ہیں جیسا کہ مشنری انچارج نے جموں و کشمیر کے علاقے ڈوگرہ میں کیا۔ سب سے پہلے انہوں نے ڈوگرہ زبان جاننے والوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں پھر مقامی ڈائریکٹری سے ان کے پتے نوٹ کئے۔ ریڈیو اسٹیشن سے یہ معلوم کیا کہ ڈوگرہ زبان میں کون کون لوگ پروگرام کے لئے بلائے جاتے ہیں۔ ان سب کے پتے حاصل کر کے ان تمام لوگوں کو خطوط لکھے گئے اور ڈوگرہ زبان میں تیار لٹریچر کے ذریعہ وفد کی شکل میں ان سے ملاقاتیں کی گئیں۔ اس کے علاوہ مشن کے ممبران انفرادی طور پر تعلقات قائم کر کے لوگوں تک مشن کی دعوت پہنچاتے ہیں۔

تبلیغ:

دہلی مشن کے انچارج کو اس بات کا اعتراف ہے کہ مسلمانوں میں تبلیغ کے سلسلے میں حکومت پاکستان کا قادیانیوں کو کافر قرار دینے والا فیصلہ دشواری پیدا کرتا ہے' تاہم وہ اس کی تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"خود مسلمانوں کے تمام فرقے ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں پھر اگر وہ سب مل کر ہم کو کافر کہیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔"

قادیانیوں کی مخالفت کے بارے میں مشن انچارج کا خیال ہے کہ:

"یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں بلکہ بانی تحریک نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو اسی وقت سے یہ سلسلہ جاری ہے۔"

مذکورہ پاکستانی فیصلے پر اپنا موقف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"کسی اسمبلی کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی کے بارے میں یہ فیصلہ کرے کہ وہ غیر مسلم ہے۔ ہم پاکستانی آئین کے مطابق مسلمان نہیں تاہم اسلام کی رو سے مسلمان ہیں۔"

ان کا یہ انکشاف ہے کہ:

"پاکستانی حکومت کا یہ فیصلہ ایک سیاسی فیصلہ ہے چونکہ اس دور میں پاک فوج کی تینوں کمانڈر قادیانی تھے' ان کو ہٹانے کے لئے یہ کھیل کھیلا گیا اور قربانی کا بکرا احمدیہ جماعت (قادیانیوں) کو بنایا گیا تھا۔"

قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ پورے ملک حتیٰ کہ دیہی علاقوں میں بھی جاری ہے' لیکن بعض علاقوں راجستھان' یوپی اور ورنگل (آندھرا پردیش) نیز مضافات قادیان پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ مشن کا دعویٰ ہے کہ اس نے فتنہ ارتداد کے سدباب کے لئے موثر اقدامات کئے ہیں' تاہم اس تائید میں وہ کوئی اعداد و شمار پیش کرنے سے قاصر ہے۔ قادیانی جماعت کے مشن میں شامل ہونے والوں کو نماز' اذان اور اسلام کی "بنیادی تعلیمات" دی جاتی ہیں جس میں تقریباً ۳ ماہ کا وقت لگتا ہے۔

شعبہ جات :

قادیانیت کے فروغ کے لئے جہاں مختلف تنظیمیں قائم ہیں وہیں چند شعبہ جات بھی کام کررہے ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ :

اس شعبہ کے تحت مبلغین کا تقرر ہوتا ہے اور ان کو بڑے بڑے شہروں میں متعین کیا جاتا ہے' ان مبلغین کے لئے ۷ کلاس پاس کرنے کے علاوہ عربی زبان میں سند یافتہ ہونا ضروری ہے۔ اس کے لئے ۷ کلاس مکمل کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے آنرس کا کورس کیا جاتا ہے' جس کو عرف عام میں مولوی فاضل کہا جاتا ہے۔

وقف جدید :

ملک کے دیہی علاقوں میں تبلیغ کا کام معلین کرتے ہیں۔ اس کے لئے ریٹائرڈ حضرات یا عام لوگوں کو مامور کیا جاتا ہے' تاہم عام لوگوں کو اس کام کے لئے پانچ' چھ ماہ کے کورس سے گزرنا ہوتا ہے۔ وقف جدید کا شعبہ براہ راست وقف جدید قادیان کے ماتحت ہے۔

تحریک جدید :

> **قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ ان کی دعوت تمام انسانوں کے لئے ہے۔ تاہم ان کا اصل ہدف صرف مسلمان ہیں**

بیرونی ممالک اور پڑوسی ملکوں جیسے نیپال' بھوٹان' مالدیپ وغیرہ میں تبلیغ کا کام اسی شعبہ کے تحت ہوتا ہے۔ اس شعبہ میں کام کرنے والوں کے لئے مولوی فاضل کی سند ضروری ہے۔

مدرسہ احمدیہ :

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک مدرسہ قائم ہے جس میں ۷ سال کا کورس ہوتا ہے یعنی متبدی' مقدم' ساب فائق' فائز اور اسپیشل کلاس۔ ہر کلاس کا امتحان مرکزی نظام کے تحت ہوتا ہے۔ ان کلاسوں میں صحاح ستہ' منطق' منتخب تحریرات و دیگر کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ ہندو' سکھ' عیسائی مذاہب وغیرہ کا تقابلی مطالعہ بھی شامل نصاب ہے۔ اسی طرح اطفال کی بھی چار کلاسیں ستارہ اطفال ہلال اطفال' قمر اطفال اور بدر اطفال ہیں۔

قادیانی دعوت کا دائرہ کار :

قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ ان کی دعوت تمام انسانوں کے لئے ہے تاہم ان کا اصل ہدف مسلمان ہی ہیں۔ اپنے بعض عقائد و تعلیمات کی بنا پر مسلمانوں کے اندر گھسنا اور اسلامی اجتماعیت کو "سبوتاژ" کرنا انہیں آسان نظر آتا ہے۔ قادیانیت کے فروغ اور اس کی اشاعت کے پس پشت جو صیہونی اور سامراجی ذہن کام کررہا ہے اس کا اصل نشانہ اسلام اور اسلامی تعلیمات ہیں۔ تہذیب و معاشرت کی مماثلت کی بنا پر مسلمانوں سے جلد قربت پیدا کی جاسکتی ہے۔

قادیانی مشن کی پہلی دعوت یہ ہوتی ہے کہ وہ سب سے پہلے بانی تحریک پر ایمان لائے اور بیعت کرکے حلقہ بگوش ہوجائے۔ ایسے شخص کے لئے لازم ہے کہ وہ قادیان کی عزت و تکریم کرے اور قادیان ضرور جائے تاکہ قادیان کی محبت اس کے دل میں جاگزیں ہوسکے۔

اسلام کے رکن حج کا ذکر کرتے ہوئے مشنری انچارج کہتے ہیں کہ :

"یہ ایک اہم رکن ہے جس کی ادائیگی ضروری ہے' چونکہ ہم پر حج کرنے کی پابندی ہے ہم حج نہیں کرسکتے تاہم وہاں جاکر جو روحانی اور اجتماعی فوائد حاصل ہوسکتے ہیں وہ ہم قادیان جاکر حاصل کرلیتے ہیں"

ذیلی تنظیمیں :

"قادیانیت" نے ۵ ذیلی تنظیمیں قائم کی ہیں جو اپنے اپنے میدان میں کام کررہی ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ :

نوجوانوں کی اس تنظیم کا مقصد رفاہی کام ہیں جیسے مشن کی صفائی' محلے میں کسی ضرورت مند کو امداد بہم پہنچانا' کسی گلی کی صفائی کرنا وغیرہ۔

مجلس انصار اللہ :

۴۰ سال سے زائد عمر کے لوگوں پر مشتمل مجلس انصار اللہ ہے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ :

۱۵ سال کی عمر تک کے بچوں پر مشتمل مجلس اطفال الاحمدیہ ہے۔

خواتین :

لجنہ اماء اللہ کہلاتی ہیں

ناظرات الاحمدیہ :

بچیاں اس ونگ میں شامل ہیں جو ناظرات کہلاتی ہیں۔

قادیان قادیانیوں کی نظر میں :

قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ قادیان مقدس شہر ہے۔ ہفتہ وار "الفضل" نے اپنی ۲۸ مئی ۱۹۱۸ء کی اشاعت میں مرزا بشیر الدین کے حوالے سے لکھا ہے کہ :

"دنیا میں تین مقدس شہر ہیں اور وہ مکہ، مدینہ اور قادیان ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا ظہور ہوتا ہے۔"

قادیانیوں نے شہر قادیان میں منعقد ہونے والی ۱۹۲۴ء میں پہلی سالانہ کانفرنس کو "حج ظلی" قرار دیا، پھر اسے ہر صاحب استطاعت قادیانی پر فرض کر دیا، وہ قادیان کی جامع مسجد کو "مسجد اقصیٰ" سے موسوم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیویوں کو "ازواج مطہرات" اور ان پر ایمان لانے والوں کو صحابہ سے موسوم کرتے ہیں۔ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ قادیان سے ربوہ نقل مکانی دراصل وہی ہجرت ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف کی تھی۔

جہاد کی منسوخی :

ایسے وقت میں جب برصغیر کے مسلمان جذبہ جہاد سے سرشار تھے، صلیبی سامراج نے مسلمانوں کے اس جذبہ ایمانی کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اس اسلام دشمن تحریک کی سرپرستی کی، جس نے اسلام کے اس اہم رکن جہاد کو ہی منسوخ کر دیا۔ مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب "تبلیغ الرسالہ" کے صفحہ ۱۰۷ پر لکھا ہے کہ :

"جہاد قطعی طور پر حرام ہے اور صلیبی سامراج کی اطاعت فرض ہے، میں فریضہ جہاد کی منسوخی اور حرمت کے سلسلے میں فارسی اور عربی زبانوں میں کئی کتابیں لکھ چکا ہوں جس کا دیر سویر ضرور اثر ہوگا اور اس کی از سر نو یقین دہانی کراتا ہوں کہ میں ہی "مسیح موعود" ہوں اور حکومت برطانیہ میری تلوار ہے، اس لئے میری خوشی کا اس وقت ٹھکانہ نہ ہوگا جب بغداد پر مذکورہ حکومت کا راج ہوگا اور میں اس وقت فرط مسرت سے جھوم اٹھوں گا جب ہماری تلوار تمام عرب اور مسلم ملکوں میں چمکے گی۔"

اس کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی نے "کتاب التبلیغ" کے موضوع بعنوان "براہین احمدیہ" میں لکھا ہے کہ میرے اوپر دس ہزار سے زائد آیتیں نازل ہوئیں ہیں اور جو اس کو جھٹلاتا ہے

> قادیانیوں نے قادیان میں منعقد ہونے والی ۱۹۲۴ء میں پہلی کانفرنس کو "حج ظلی" قرار دیا اور اسے ہر قادیانی پر فرض کر دیا

وہ کافر ہے نیز فریضہ حج کو منسوخ کرتے ہوئے شہر "قادیان" کے سفر کو حج قرار دیا ہے۔"

قادیانیوں کے چند مخصوص دن :

قادیانیوں نے اپنے دعوتی مشن کی ترویج و اشاعت کے لئے مختلف طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ ان میں سال کے کچھ مخصوص دن بھی شامل ہیں جن کو دنیا بھر کے مشن کے مراکز میں بطور یادگار منایا جاتا ہے۔

۲۳ مارچ یوم تاسیس :

اس موقع پر جلسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے جن کے ذریعہ خسوف و کسوف (چاند گرہن) کے ذریعہ مہدی علیہ السلام کی نشانی پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

۲۶ مئی یوم خلافت :

مرزا غلام احمد قادیانی کے مرنے پر خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس ضمن میں بطور یادگار یہ دن منایا جاتا ہے۔

جون میں تاسیس مذہب دن :

اس موقع پر قادیانی تمام مذاہب کے لوگوں کو اپنے پلیٹ فارم پر اکٹھا کرتے ہیں۔

نومبر میں یوم تبلیغ :

پوری دنیا میں یوم تبلیغ کے لئے ایک دن مخصوص ہے۔ اس کے لئے اخبارات میں تبلیغی مضامین دیئے جاتے ہیں، پمفلٹ شائع کئے جاتے ہیں اور بک اسٹال لگائے جاتے ہیں۔

۲۰ فروری یوم مسیح موعود :

بانی قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۶ء میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ ۹ سال کے اندر ان کے یہاں ایک بیٹا ہوگا، مرزا غلام احمد کا یہ بیٹا بشیر الدین محمود احمد "احمدیہ جماعت" کا دوسرا خلیفہ تھا۔

قادیانی دعوت کے چند اہم نکات :

☆ مذہب کے نام پر تلوار سے جنگ کرنا اس وقت حرام ہے۔ اب جہاد تلوار سے نہیں بلکہ زبان، تحریر و تقریر کے ذریعہ سے ہے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے وحی والہام کا سلسلہ بند نہیں ہوا بلکہ خدا آج بھی اپنی ہستی کا ثبوت بہم پہنچانے کے لئے اپنے پیاروں سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اس طرح وحی والہام کا سلسلہ تاقیامت جاری ہے۔ (نعوذ باللہ)

☆ شری کرشن، شری رام چندر جی اور مہاتما بدھ وغیرہ خدا کے سچے پیغمبر تھے جو ہر قوم میں خدا کی طرف سے مامور و مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ ان پیشوان مذاہب اور مذہبی رہنماؤں کی عزت واحترام ہر ایک پر فرض ہے۔

مرسلہ:۔ محمد سعید علوی

درود شریف کی برکتیں

(۱) حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے ایک کے بدلے ایک نہیں بلکہ کم از کم دس۔ (۲) درودپاک پڑھنے والے کے لئے رب تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔ (۳) جب تک بندہ درودپاک پڑھتا ہے' فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (۴) درودپاک گناہوں کا کفارہ ہے۔ (۵) درودپاک سے عمل پاک ہو جاتے ہیں۔ (۶) درودپاک خود اپنے پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے۔ (۷) درودپاک پڑھنے سے درجے بلند ہوتے ہیں۔ (۸) درودپاک پڑھنے والے کے لئے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ احد پہاڑ جتنا ہے۔ (۹) درودپاک پڑھنے والے کو پیمانے بھر بھر کے ثواب ملتا ہے۔ (۱۰) جو درودپاک ہی کو وظیفہ بنالے اس کے دنیا وآخرت کے سارے کے سارے کام اللہ تعالیٰ اپنے ذمے لے لیتا ہے۔ (۱۱) درودپاک پڑھنے والے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔ (۱۲) درودپاک پڑھنے والا ہر قسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے۔ (۱۳) شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درودپاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔ (۱۴) درودپاک پڑھنے والے کے لئے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (۱۵) درودپاک پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے۔ (۱۶) اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دی جاتی ہے۔ (۱۷) اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔ (۱۸) لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بھی بری ہے۔ (۱۹) درودپاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔ (۲۰) درودپاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہوگا۔ (۲۱) درودپاک پڑھنے والے کے لئے جب وہ حوض کوثر پر جائے گا خصوصی عنایت ہوگی۔ (۲۲) درودپاک پڑھنے والا سخت پیاس کے دن امان میں ہوگا۔ (۲۳) پل صراط پر سے نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا۔ (۲۴) پل صراط پر اسے نور عطا ہوگا۔ (۲۵) درودپاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مکان جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ (۲۶) درودپاک پڑھنے والے کو جنت میں کثرت سے بیویاں عطا ہوں گی۔ (۲۷) درودپاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔ (۲۸) درودپاک پڑھنا عبادت ہے۔ (۲۹) درودپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نیک عملوں سے پیارا عمل ہے۔ (۳۰) درودپاک مجلسوں کی زینت ہے۔ (۳۱) درودپاک تنگدستی کو دور کرتا ہے (۳۲) درودپاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا۔ (۳۳) درودپاک درود شریف پڑھنے والے کو' اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔ (۳۴) درودپاک جس کو پڑھ کر ایصال ثواب کیا جائے اسے بھی نفع دیتا ہے۔ (۳۵) درودپاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کا اور پھر اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ (۳۶) درودپاک پڑھنے سے دشمنوں پر فتح ونصرت حاصل ہوتی ہے۔ (۳۷) درودپاک پڑھنے والے کا دل زنگ سے پاک ہو جاتا ہے۔ (۳۸) درودپاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔ (۳۹) درودپاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔ (۴۰) درودپاک پڑھنے والے کو حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی ہے۔ (۴۱) ایک بار درودپاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں' دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں' دس درجے بلند ہوتے ہیں' دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ (۴۲) درودپاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (۴۳) درودپاک پڑھنے والے کا کندھا دروازے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے

مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔ (۴۴) درودپاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے گا۔ (۴۵) درودپاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لئے قیامت کے دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔ (۴۶) درودپاک پڑھنے سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔ (۴۷) درودپاک پڑھنے والے کو جان کنی میں آسانی ہوتی ہے۔ (۴۸) جس مجلس میں درودپاک پڑھا جائے اس مجلس کو رحمت کے فرشتے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ (۴۹) درودپاک پڑھنے سے سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔ (۵۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود درودپاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔ (۵۱) قیامت کے دن سید دوعالم انور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درودپاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔ (۵۲) فرشتے درودپاک پڑھنے والے سے محبت کرتے ہیں۔ (۵۳) فرشتے درودپاک پڑھنے والے کو درود شریف کو سونے کے قلم سے چاندی کے ورقوں پر لکھتے ہیں۔ (۵۴) درودپاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں۔ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "فلاں کے بیٹے نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں درودپاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔"

حوالہ "القول البدیع" (علامہ شمس الدین سخاوی) "جذب القلوب" (شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

بقیہ: یہ کوچہ حبیب ہے پلکوں سے چل کے آ

اے مدینۃ النبیؐ تو مرکز انوار الٰہی ہے' تو نے سب عاجتوں کی غایت اولیٰ کو دیکھا اور جاوداں ہو گیا۔ اللہ نے تجھے ہمیشگی بخشی ہے' فرشتے اللہ کے عرش سے تیرے فرش پر سلام و درود کے تحفے لاتے ہیں۔ تو نے اسلام کو رونق بخشی اور تاریخ کو عزت دی ہے۔ تو نے ادب کہنہ درخشاں کیا' تو نے قلم کو توانائی' زبان کو رعنائی' بیان کو زیبائی اور فکر کو گہرائی بخشی ہے۔ ہم تیرے اور تو ہمارا ہے' تیری صبحوں میں صحابہ کرامؓ کا سوز دروں اور انصار و مہاجرین کا جوش جنوں ہے۔ تو شب زندہ داروں کی بلا واسطہ حکایت کا گوہر مکنوں ہے' تو عرش سے نازک تر ہے' تیری آغوش میں نصف اسلام سو رہا ہے۔ تیری مٹی پاتال تک مقدس ہے' تو سب سے بڑی تاریخ ہے' تیرے شمال میں احد ہے' جس نے بقول ابوالحسن علی ندویؒ لغت کو شجاعت کے لئے بے شمار الفاظ دیئے ہیں...... وہ پہاڑ جو قیامت کے روز جنت میں اٹھایا جائے گا' تیرے مشرق میں جنت البقیع ہے' جہاں وہ لوگ سو رہے ہیں جو ابدالاباد تک زندہ ہیں' جن کے لئے موت نہیں' جن سے موت بھاگتی رہی اور ہمیشہ کے لئے بھاگ گئی' جن کے چہروں کی غیرت نے عرش و فرش سے سلام لئے ہیں' جو صرف زندہ رہنے کے لئے پیدا کئے گئے' جن کا عقیدہ تھا کہ موت زندگی کی ابتدا ہے اور وہ مر کے زندگی کی ابتدا کر گئے' وہی زندگی جب سے اب تک رواں دواں ہے۔"

سلام ہو اے مدینۃ النبیؐ...... سلام ہو اے شہروں کے شہنشاہ! اے انسانوں کی امیدگاہ!...... اے زیر فلک عالم پناہ! سلام ہو۔"

☆☆..................☆☆

آپؐ کا فیض جابجا

آپؐ کا فیض جا جا آپؐ کا لطف سو بہ سو
سینہ بہ سینہ دل بہ دل خانہ بہ خانہ کو بہ کو
آپؐ کے نور کی جھلک فرش زمیں سے تا فلک
لحہ بہ لحہ دم بہ دم چہرہ بہ چہرہ رو بہ رو
آپؐ کا حسن ضو فگن دہر میں ہے چمن چمن
جلوہ بہ جلوہ رخ بہ رخ نکتہ بہ نکتہ مو بہ مو

پاکیزگی اور ذائقے کا حسین سنگم...... خالص دیسی گھی سے تیار کردہ

شیر پنجاب سویٹس اینڈ بیکرز

برانچز: گھنٹہ گھر فون: ۲۲۴۴۰۳' سیٹلائٹ ٹاؤن فون: ۲۵۰۰۰۹' پیپلز کالونی فون: ۲۷۵۰۰۲' جناح روڈ اسلامیہ کالج چوک فون: ۲۱۵۱۲۰ گوجرانوالہ

احکام عیدالاضحیٰ وقربانی

عشرہ ذی الحجہ کے مسائل وفضائل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے عشرہ ذی الحجہ سے بہتر دوسرا کوئی زمانہ نہیں۔ اس میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات میں عبادت کرنا شب قدر میں عبادت کا ثواب کے برابر ہے۔" (ترمذی' ابن ماجہ)

قرآن حکیم کی سورۃ الفجر میں رب العالمین نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے وہ دس راتیں علما جمہور کے قول کے مطابق یہی عشرہ ذی الحجہ کی راتیں ہیں۔ خصوصاً نویں تاریخ' یعنی عرفہ کا دن اور عرفہ اور عید کی درمیانی رات ان تمام ایام میں بھی خاص فضیلت رکھتے ہیں۔ عرفہ 'یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے (گناہوں) کا کفارہ ہے اور عید کی رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بہت بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔

تکبیر تشریق:

اللہ اکبر' اللہ اکبر لا الہ الااللہ واللہ اکبر وللہ الحمد! عرفہ یعنی نویں تاریخ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی نماز عصر تک ہر نماز کے بعد بآواز بلند ایک مرتبہ یہ تکبیر پڑھنا واجب ہے۔ فتویٰ اس بات پر ہے کہ باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا پڑھنے والے اس میں برابر ہیں۔ اسی طرح مرد و عورت دونوں پر واجب ہے۔ البتہ عورت بآواز بلند تکبیر نہ کہے بلکہ آہستہ کہے۔ (شامی)

تنبیہ:

اس تکبیر کا متوسط (بلند) آواز سے کہنا ضروری ہے' بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں پڑھتے ہی نہیں یا پڑھتے ہیں مگر آہستہ' بہر حال' اس کی اصلاح ضروری ہے۔

نماز عید سے قبل مسنون اعمال

حکیم محمد عمر فاروق شیخ

عیدالاضحیٰ کے روز درج ذیل اعمال مسنون ہیں:

صبح سویرے اٹھنا' غسل و مسواک کرنا' پاک وصاف عمدہ کپڑے پہننا' خوشبو لگانا' نماز عیدالاضحیٰ سے پہلے کچھ نہ کھانا' عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے تکبیر تشریق بآواز بلند پڑھنا۔

طریقہ نماز عید:

عید کی نماز بغیر اذان واقامت کے دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں تین تین تکبیریں زائد ہیں۔ پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے ان زائد تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد دو زائد تکبیروں میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دیں گے اور تیسری زائد تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں گے' جبکہ دوسری رکعت میں تینوں زائد تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیے جائیں گے' چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں گے اور دیگر نمازوں کی طرح اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیا جائے گا۔

دعا نمازِ عید کے بعد کیجئے:

ہمارے یہاں عیدین میں نماز پڑھانے والے ائمہ مساجد اور خطباً حضرات اکثر' خطبہ کے بعد دعا کراتے ہیں حالانکہ یہ طریقہ خلاف سنت ہے کیونکہ خطبہ کے بعد دعا کرنا' کرانا ثابت ہی نہیں ہے۔ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری عیدین کی نماز کے بعد دعا مانگنے میں ہے' لہذا اس کو معمول بنانا چاہئے اور جو طریقہ خلاف سنت ہے اسے چھوڑ دینا چاہئے۔ (بدعاتِ عیدین ص ۲۷' مفتی محمد عمر فاروق شیخ امداد الفتاویٰ ص ۶۷۳ / ج۔۱)

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

بعض خطیب حضرات یہ عذر پیش کرتے

ہیں کہ اگر دعا نماز عید کے بعد کرا دی جائے تو لوگ خطبہ نہیں سنتے' اول تو ان کا یہ عذر معتبر ہی نہیں کیونکہ عوام کی کوتاہی کی خاطر سنت کو چھوڑنا کوئی دانشمندی نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر عیدین سے قبل ہی جمعہ کے متعدد پروگراموں اور نماز عیدین سے قبل ہونے والی تقریروں میں یہ مسئلہ عوام کو سلیقہ اور خوش اسلوبی سے سمجھایا جائے بلکہ باربار سمجھایا جائے اور خطبہ عید سننے کی تاکید کرتے ہوئے فضائل سے بھی آگاہ کیا جائے تو وہ نہ صرف سمجھ ہی جاتے ہیں بلکہ اس کا خصوصی طور پر اہتمام بھی کرنے لگتے ہیں۔ واضح رہے کہ نماز کے بعد قبولیت کا وقت ہے اس لئے دعا کرنا / کرانا زیادہ لائق و مناسب ہے اور ثابت بھی ہے خطبہ کے بعد نہ ہی تو قبولیت کا وقت ہے نہ ہی ثابت ہے' اس لئے نہ صرف خلاف سنت ہے بلکہ لائق احتراز اور قابل ترک ہے۔ فرض نمازوں کے بعد دعا اسی لئے کی جاتی ہے کہ ایک تو یہاں دعا ثابت ہے نیز وقت قبولیت ہوتا ہے عیدین کی نماز بھی فرض نمازوں ہی کے حکم میں داخل ہے۔

دعا کے بعد خطبہ ضرور سنئے :

نماز عیدین کے بعد خطبہ سننا سنت ہے اور کسی سے دوران بات چیت کرنا' اشارے کرنا یا کوئی بھی ایسا کام کرنا جو دوران نماز نہیں کیا جاسکتا مثلاً جوتے وغیرہ سنبھالنا' یا عیدگاہ سے باہر نکلنے کے لئے مین دروازے کی طرف چل کر جانا وغیرہ وغیرہ جائز نہیں ہے بلکہ سب کو باآدب ہو کر نہ صرف بیٹھنا ہی چاہئے بلکہ غور کے ساتھ خطبہ سننا چاہئے۔

حکم قربانی :

قربانی ایک اہم ترین عبادت ہے اور اس کا تعلق شعائر اسلام سے ہے یادگار ابراہیمی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہے۔ قرآن حکیم میں سورۃ الکوثر میں رب العالمین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ جس طرح نماز اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہو سکتی اسی طرح قربانی کا عمل ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں دس سال قیام فرمایا' ہر سال برابر قربانی کرتے رہے' اپنی طرف سے قربانی کرتے' کبھی اپنے مرحوم والدین اور امت مسلمہ کی طرف سے بھی قربانی کیا کرتے تھے۔(ترمذی)

قربانی صرف اور صرف مکہ معظمہ کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر شخص پر ہر شہر میں بعد تحقیق شرائط واجب ہے۔(ترمذی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو قربانی کی تاکید فرماتے تھے اس لئے جمہور علماً اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔(شامی)

قربانی کس پر واجب ہوتی ہے :

قربانی ہر مسلمان عاقل' بالغ' مقیم پر واجب ہوتی ہے' جس کی ملک میں ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجات اصلیہ (ضروریہ) سے زائد موجود ہو۔ یہ مال خواہ سونا' چاندی یا اس کے زیورات ہوں یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان مثلاً ٹیلی ویژن' وش وغیرہ یا مسکونہ مکان سے زائد کوئی مکان وغیرہ ہو۔(شامی)

قربانی کے معاملہ میں اس مال پر سال بھر کا گزرنا بھی شرط نہیں ہے۔ بچہ اور مجنون کی ملک میں اگر اتنا مال ہو تو بھی اس پر (اس کی طرف سے اس کے ولی پر) قربانی واجب نہیں۔ اسی طرح جو شخص شرعی قاعدے کے مطابق مسافر ہو اس پر بھی قربانی لازم نہیں۔(شامی)

مسائل قربانی :

☆...... جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی اگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس کی قربانی واجب ہو گئی۔(شامی)

☆...... قربانی کرنا ایام قربانی میں رات کو بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔(شامی)

☆...... بکرا' بکری ایک سال کا ہونا ضروری ہے بھیڑ اور دنبہ اگر اتنا فربہ اور تیار ہو کر دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو تو وہ بھی جائز ہے۔ گائے' بیل' بھینس دو سال کی' جبکہ اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے ان عمروں سے کم کے جانور قربانی کے لئے ناکافی ہیں۔

☆...... اگر جانوروں کا فروخت کرنے والا پوری عمر بتلاتا ہے اور ظاہری حالات سے اس کے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی تو اس کی (باتوں) پر اعتماد کرنا جائز ہے۔

☆...... جس جانور کے سینگ پیدائشی طور پر نہ ہو' یا بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو' اس کی قربانی جائز ہے۔(شامی)

☆...... خصی (بدھیا) بکرے کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے۔(شامی)

☆...... عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں' لیکن جس شہر میں کئی جگہ نماز عید ہوتی ہو تو شہر میں کسی جگہ بھی نماز عید ہو گئی تو

پورے شہر میں قربانی جائز ہو جاتی ہے۔(بدائع)

☆..... اگر ذبح سے قبل قربانی کے جانور کے بچہ پیدا ہو گیا' یا ذبح کے بعد پیٹ سے بچہ زندہ نکل آیا تو اس کو بھی ذبح کر دینا چاہئے۔(بدائع)

☆..... جس شخص پر قربانی واجب تھی اگر اس نے قربانی کا جو جانور خریدا پھر وہ گم ہو گیا' یا چوری ہو گیا یا مر گیا تو اس پر واجب ہے کہ وہ دوسرا کوئی جانور خرید کر قربانی کرے۔ اگر قربانی کرنے کے بعد وہ جانور بھی مل گیا تو اگرچہ اب اس کی قربانی اس پر واجب تو نہیں تاہم افضل ہے کہ اس کی بھی قربانی کر دے۔ اگر یہ شخص غریب ہے جس پر پہلے سے قربانی واجب ہی نہ تھی تاہم اس نے نفلی طور پر قربانی کے لئے جانور خرید لیا پھر وہ مر گیا یا گم ہو گیا تو اس کے ذمہ دوسری قربانی واجب نہیں۔ ہاں! اگر گمشدہ جانور قربانی کے دنوں میں وصول ہو جائے تو اس کی قربانی کرنا واجب ہے اور ایام قربانی کے بعد ملے تو اس جانور یا اس کی قیمت کا صدقہ کر دینا واجب ہے۔(بدائع)

☆..... جس جانور میں کئی حصہ دار ہوں تو گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ کیا جائے۔

☆..... افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصوں میں تقسیم کر لیں' ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے لئے' دوسرا حصہ اعزا و اقربا میں تقسیم کے لئے' اور تیسرا حصہ فقرا و مساکین میں تقسیم کے لئے ہاں! جس شخص کے اہل و عیال زیادہ ہوں تو وہ تمام گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے۔

☆..... قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے۔

☆..... ذبح کرنے والے کی اجرت میں گوشت یا کھال دینا جائز نہیں۔ اجرت علیحدہ دیں۔

☆..... قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا' یا اس کے بال کاٹنا یا کسی قسم کی اس سے خدمت لینا جائز نہیں ہے۔ اگر کسی نے ایسا کر لیا تو دودھ اور بال یا ان کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (بدائع)

☆..... قربانی کی کھال کے لئے دینی مدارس کے غریب و مسافر اور نادار طلبا کرام' مجاہدین اسلام اور مقبوضہ کشمیر کے مظلوم مسلمان بہترین مصرف ہیں۔

وہ جانور جن کی قربانی جائز نہیں :

☆..... جن جانوروں کے سینگ جڑ سے اکھڑ گئے ہوں' جس کی وجہ سے اس کا دماغ متاثر ہو اس جانور کی قربانی درست نہیں۔(شامی)

☆..... اندھا' کانا اور لنگڑے جانور کی قربانی بھی درست نہیں ہے۔

☆..... ایسا مریل اور لاغر جانور جو قربانی گاہ تک اپنے قدموں پر چل کر نہ جا سکے۔

☆..... جن جانور کا تہائی سے زیادہ کان یا دم وغیرہ کٹی ہو۔

☆..... جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا اکثر نہ ہوں۔(شامی)

☆..... جس جانور کے کان پیدائشی طور پر بالکل نہ ہوں۔

☆..... اگر جانور صحیح و سالم خریدا تھا پھر اس میں کوئی عیب پیدا ہو گیا اگر خریدنے والا غنی' صاحب نصاب نہیں ہے تو اس کے لئے اس عیب دار جانور کی قربانی جائز ہے اور اگر یہ شخص غنی صاحب نصاب ہے تو اس پر لازم ہے کہ اس جانور کے بدلے دوسرے جانور کی قربانی کرے۔ (در مختار)

☆..... ہرن کی قربانی جائز نہیں۔

(الفاروق ص ۲۸/ج ۱۵ ذوالقعدہ ۱۴۲۰ھ)

قربانی کی کھال :

قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا' مثلاً مصلیٰ بنالینا' یا چڑے کی کوئی چیز مثلاً ڈول وغیرہ بنوالینا یہ جائز ہے۔ لیکن اگر اس کو فروخت کیا تو اس کی قیمت اپنے خرچ میں لانا جائز نہیں بلکہ اس کا صدقہ کرنا واجب ہے اور قربانی کی کھال کو صدقہ کی نیت کئے بغیر فروخت کرنا بھی جائز نہیں۔ قربانی کی کھال کسی کو خدمت کے معاوضے میں دینا یا مسجد کے مؤذن یا امام وغیرہ کو حق الخدمت کے طور پر یا مدارس میں مدرسین کو تنخواہ کے طور پر دینا درست نہیں ہے۔

(فتویٰ عالمگیری)

ضروری تنبیہ :

قربانی کے جانور شرعاً مقرر ہیں: گائے' بیل' بھینسا' اونٹ' دنبی' بکری' بکرا' بھیڑ' مینڈھا' دنبہ' دنبی کی قربانی ہو سکتی ہے' ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں اگرچہ کتنا ہی زیادہ قیمتی اور کھانے میں جس قدر بھی مرغوب ہو۔ لہذا ہرن کی قربانی نہیں ہو سکتی اسی طرح دوسرے حلال جانور قربانی میں ذبح نہیں کئے جا سکتے۔ (الفاروق ص ۲۸/ج ۱۵ ذیقعدہ ۱۴۲۰ھ)

قربانی کے ایام :

قربانی کی عبادت صرف تین دن کے ساتھ مخصوص ہے' دوسرے دنوں میں قربانی کی

عبادت (جو یادگار ابراہیمی ہے اور واجب ہے) انجام نہیں دی جاسکتی۔ قربانی کے دن ذی الحجہ کی دسویں' گیارھویں اور بارھویں تاریخیں ہیں۔ ان تینوں دنوں میں قربانی کی جاسکتی ہے خواہ دن میں خواہ رات میں البتہ پہلے دن کرنا افضل ہے۔

قربانی کا وقت :

جن بستیوں یا شہروں میں نماز جمعہ و عیدین جائز ہے۔ وہاں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر کسی نے نماز عید سے پہلے قربانی کر دی تو اس پر دوبارہ قربانی لازم ہے۔ البتہ چھوٹے گاؤں جہاں جمعہ و عیدین کی نمازیں نہیں ہوتیں' یہ لوگ دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد سے قربانی کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی اگر کسی عذر کی وجہ سے نماز عید پہلے دن نہ ہو سکے تو نماز عید کا وقت گزر جانے کے بعد قربانی درست ہے۔ (در مختار)

قربانی رات کو بھی جائز ہے تاہم بہتر نہیں۔ (شامی)

قربانی کا مسنون طریقہ :

اپنی قربانی خود اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا افضل ہے' اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے بھی ذبح کرا سکتا ہے تاہم ذبح کے وقت وہاں خود بھی حاضر رہنا افضل ہے اور قربانی کی نیت صرف دل سے کرنا کافی ہے' زبان سے کہنا ضروری نہیں' البتہ ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا ضروری ہے۔ سنت ہے کہ جب جانور کو ذبح کرنے کے لئے رو بہ قبلہ لٹائے تو آیت پڑھے :

"انی وجہت وجہی للذی فطر السموٰت والارض حنیفاً وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین"

اور ذبح کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے :

"اللھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراھیم علیھما السلام"

قربانی کے آداب : -

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے۔

قربانی سے پہلے چھری کو خوب اچھی طرح تیز کرے۔

ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے اور ذبح کے بعد کھال اتارنے اور گوشت کے ٹکڑے کرنے میں جلدی نہ کرے' جب تک کہ جانور پوری طرح ٹھنڈا نہ ہو جائے۔

قربانی کرنے سے قبل جانور کو گھاس' چارہ وغیرہ کھلانا اور پانی وغیرہ بھی پلا دینا چاہئے۔ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کی جائے۔

عید الاضحیٰ کے روز کھانے میں سب سے پہلے اپنی قربانی کا گوشت کھانا چاہئے۔

نماز عید الاضحیٰ کی ادائیگی کے فوراً بعد (بھی کسی بھی دیگر کام میں مصروف ہونے کی بجائے) قربانی کرے۔

اگر ایک جانور میں کئی حصے دار شامل ہوں تو گوشت کے اتنے ہی حصے برابر برابر وزن کے باہم بانٹ لیں' کسی کے حصے میں کمی نہ ہو اور سری پائے بھی باہم مشورے کے بغیر کسی کو نہ دیں۔

جانور ذبح کرنے کا طریقہ :

جانور ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کا منہ قبلے کی طرف کر کے تیز ترین چھری ہاتھ میں لے کر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر اس کے گلے کو کاٹے یہاں تک کہ چار رگیں کٹ جائیں' ایک نرخرہ جس سے سانس لیتا ہے' دوسری وہ رگ جس سے دانہ پانی جاتا ہے اور دو شہ رگیں جو نرخرے کے دائیں بائیں ہوتی ہیں۔ اگر ان چار میں سے تین ہی کٹ گئیں تب بھی درست ہے اس کا کھانا حلال ہے اور اگر صرف دو ہی رگیں کٹیں تو وہ جانور مردار ہے اور اس کا کھانا درست نہیں ہے۔ (ماہنامہ "الفاروق" کراچی ص ۳۱ / ج ۵ از ذوالقعدہ ۱۴۲۰ھ)

قربانی کے بدلے میں صدقہ و خیرات :

اگر قربانی کے دن گزر گئے ناواقفیت یا غفلت یا کسی بھی عذر کے تحت قربانی نہیں کر سکا تو قربانی کی قیمت فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے تاہم "قربانی" ادا نہیں ہو گی کیونکہ وہ ایک مستقل عبادت ہے' لہٰذا ہمیشہ گناہ گار رہے گا' جیسے نماز پڑھنے سے روزہ اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی' زکوٰۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا ایسے صدقہ و خیرات کرنے سے قربانی بھی ادا نہیں ہوتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور تعامل اور پھر تعامل صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اجمعین) اس پر شاہد ہیں۔

☆☆......☆☆

سندھ میں قادیانی شرارتیں عروج پر

حیدر آباد ٹرین بم دھماکے میں کہیں قادیانی ملوث تو نہیں؟

قاری نوید مسعود ہاشمی

انگریزی جعلی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ملکی قوانین کا جس انداز میں مذاق اڑا رہے ہیں' وہ فوجی حکومت کے لئے لمحہ فکریہ ہے' پاکستانی قانون کے مطابق قادیانی مسجدوں کی طرز پر اپنی عبادتگاہیں تعمیر نہیں کر سکتے اور تبلیغی اجتماعات منعقد نہیں کر سکتے' مگر قادیانیوں نے بڑے سائنٹیفک انداز میں اپنی مجرمانہ سرگرمیوں کا آغاز کر رکھا ہے' ایک طرف تو نام نہاد انسانی حقوق کے اداروں کے ذریعے اپنی مظلومیت کا ڈھونڈرا دنیا کے سامنے پیٹ رہے ہیں۔ پاکستان کے خلاف عالمی سطح پر بھونڈے انداز میں پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے' حالانکہ پاکستان میں کہیں بھی قادیانیوں کے حقوق کو پامال نہیں کیا جا رہا بلکہ قادیانی مسلمانوں کے حقوق پامال کر رہے ہیں اور ملکی قانون کے خلاف بغاوت بھی کر رہے ہیں۔ دوسری طرف قادیانیوں نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے لئے پورے صوبہ سندھ میں ٹیلی فون کا جال بچھایا ہوا ہے میرپور خاص' عمر کوٹ' ڈگری' سانگھڑ' کھپرو' بدین' گلارچی' سکھر' لاڑکانہ وغیرہ میں قادیانی اپنے باطل نظریات کا پرچار کھلے عام کر رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں راقم حیدر آباد کے علاقے بدین' چالی کی مرکزی مسجد میں جمعۃ المبارک کے خطاب کے لئے حاضر ہوا تو وہاں کے مسلمانوں میں بے چینی کی فضا محسوس کی۔ جمعہ کی ادائیگی کے بعد راقم نے معلومات حاصل کیں تو رونگٹے کھڑے ہو گئے یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ سندھ کے دوسرے بڑے شہر حیدر آباد کے دل میں ریلوے اسٹیشن کے بالکل نزدیک' بدین چالی کے علاقے میں قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال کر انہیں مرتد بنا رہے ہیں اور یہاں پر قادیانیوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ جبکہ یہ اکثر علاقہ اسلام پسندوں پر مشتمل ہے' اس علاقے میں بسنے والے زیادہ تر مسلمان انتہائی غریب ہیں۔ اطلاعات کے مطابق بدین چالی کے نزدیک دھماکہ بنانے والی فیکٹری انڈس مل کا ایک اعلیٰ آفیسر نعمت اللہ چودھری قادیانیوں کی تمامتر سرگرمیوں کا نگران ہے' مذکورہ شخص خود بھی متعصب قادیانی ہے۔ نعمت اللہ چودھری اپنے دوسرے قادیانی ساتھی عبدالوحید سولنگی کے ساتھ مل کر قادیانیوں کے کئی کوارٹرز خرید چکا ہے' اور ان میں اپنے مبلغین کو آباد کیا ہوا ہے۔ راقم کی اطلاع کے مطابق مذکورہ بالا چودھری نے اپنی بااختیار ملازمت کا ناجائز فائدہ اٹھا کر انڈس مل کے اندر ایک کوارٹر کو باقاعدہ طور پر عبادت گاہ میں تبدیل کر رکھا ہے' جہاں علاقے کے غریب نوجوانوں کو مختلف حیلے بہانوں سے بلا کر گمراہ کیا جاتا ہے۔ قادیانی اپنی تبلیغ کے لئے بے روزگار نوجوانوں کا انتخاب کرتے ہیں اور پھر ان کو ضروریات پوری کرنے کے لئے رقم مہیا کر کے گمراہ کر دیتے ہیں۔

غلام مصطفیٰ نامی قادیانی نے نند و یوسف روڈ پر ایک میڈیکل اسٹور کھول رکھا ہے' جہاں سے علاقے کے غریب عوام کو سستے داموں ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ مقام حیرت ہے کہ جس علاقے میں کچھ عرصہ پیشتر ایک بھی قادیانی گھر آباد نہیں تھا اب اسی علاقے میں ظاہر حسین قادیانی' محمد انور قادیانی ملازم انڈس مل' ماسٹر یعقوب قادیانی' معین قادیانی دکاندار' غلام مصطفیٰ قادیانی' بشارت قادیانی' رفیق قادیانی' نعمت اللہ چودھری قادیانی' محمد علی قادیانی' یہ وہ نام ہیں جو فوری طور پر معلوم ہو سکے جبکہ اس چھوٹی سی آبادی میں اس سے کہیں زیادہ قادیانی آباد ہو چکے ہیں۔ علاقے کے معززین کے مطابق ایسا لگتا ہے کہ قادیانی اس علاقے میں کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت خاص توجہ دے رہے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۱۲ اکتوبر کے فوجی انقلاب کے بعد اس علاقہ میں قادیانیوں کی سرگرمیاں اپنے عروج پر پہنچ چکی ہیں اور اب تو باقاعدہ طور پر قادیانی نوجوان لڑکیاں ہر گھر میں جا کر مسلمان عورتوں میں تبلیغ کر رہی ہیں۔ قادیانیوں نے باقاعدہ طور پر ہفتے میں ایک مرتبہ ڈش کے ذریعے اپنے پیشوا مرزا طاہر احمد قادیانی کی خرافات پر

باقی صفحہ ۲۶ پر

ردقادیانیت پر علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس

* عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے گاہے رد قادیانیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علماء کرام کی سہ ماہی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
* یکم محرم الحرام ۱۴۲۱ھ سے ایک کلاس جاری کی جارہی ہے۔ یہ کلاس ۳۰ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ کو اختتام پذیر ہوگی۔
* جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں ۔
* کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا جید جدا میں سندیافتہ ہونا ضروری ہے۔
* ان حضرات کو قیام وخوراک کے علاوہ آٹھ سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
* امتحان پاس کرنے والے حضرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ میں بطور مبلغ کے بھی رکھا جاسکتا ہے۔
* جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں اور سندات ہمراہ لف کریں۔
* تعلیم یکم محرم الحرام ۱۴۲۱ھ کو شروع ہو جائے گی۔

درخواست ورابطہ کے لئے : مرکزی ناظم اعلیٰ

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون :514122

حکومت پاکستان قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا تدارک کرے۔ (مولانا منیر الدین)

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر مولانا منیر الدین نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو لگام دے کیونکہ آئین معطل ہونے کے بعد قادیانیوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ آئین میں موجود اسلامی دفعات بھی شاید معطل ہیں۔ پاکستان بھر کے مسلمانوں کو اس بات پر گہری تشویش ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کو خبردار کرنا ضروری سمجھتی ہے کہ آئین میں دیئے گئے اسلامی قوانین اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس بحال ہیں' اس کے باوجود ناموس رسالت کا تحفظ اور عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت کسی آئین اور قانون کی محتاج نہیں' کیونکہ یہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے ایمان کا جزو ہے' جس پر ہر مسلمان اپنی جان قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہے۔ مسلمان اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے کہ قادیانی پاکستان جیسے اسلامی ملک میں عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف اپنی ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں' اگر اس سلسلے میں کسی قسم کی بھی قربانی دینی پڑی تو ہمیشہ کی طرح مسلمان اس عظیم کار خیر کے لئے تیار ہیں۔

مولانا منیر الدین نے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانیوں کی پیدا کردہ غلط فہمی دور کرنے کے لئے واضح اعلان کردیں کہ قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات پہلے کی طرح بحال ہیں' معطل نہیں ہیں تاکہ قادیانیوں کی طرف سے پیدا کردہ ابہام دور ہو سکے۔ نیز جمعہ کی تعطیل بحال کرنے کا بھی فوری اعلان کیا جائے۔ سودی نظام کو ختم کرنے کا جو سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے اس پر عملدرآمد کرائیں اور سابقہ پالیسی کو بحال رکھتے ہوئے کسی بھی قادیانی کو حساس اور کلیدی عہدوں پر متعین نہ کیا جائے اور قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے اور خاص کر مساجد کی شکل میں عبادت گاہ بنانے سے روکا جائے۔ آئین میں کسی بھی قسم کی ترمیم بالخصوص اسلامی دفعات اور قادیانیوں سے متعلق آئینی شقوں کو نہ چھیڑا جائے' ایسی کسی بھی کوشش کو پاکستان کے غیور مسلمان ہرگز قبول نہیں کریں گے۔

اظہار تعزیت

اوکاڑہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ قصور کے مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے دیپالپور جاکر وکیل ختم نبوت چوہدری غلام عباس تمنا ایڈووکیٹ کی والدہ ماجدہ جو اللہ کو پیاری ہو گئیں تھیں' دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ اداکین' قائدین' قارئین ختم نبوت سے مرحومہ کے لئے ایصال ثواب کی درخواست کی۔

اللہ رب العزت چوہدری غلام عباس تمنا ایڈووکیٹ کی والدہ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

مولانا امام الدین قریشی کا دورۂ ضلع بھکر

بھکر (نمائندہ خصوصی) مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا امام الدین قریشی تبلیغی دورہ پر بھکر پہنچے صبح کا درس جامعہ فاروقیہ بھکر میں دیا' نماز جمعہ نوتک اور بعد نماز مغرب بہل پہنچے بعد نماز عشاء درس کرناوی جامع مسجد میں اور اگلی صبح کا درس عید گاہ بہل میں دیا۔ آپ نے دریا خان میں مولانا غلام فرید سے ملاقات کی۔ صبح کا درس پنجرائیں میں دیا اس کے بعد کلور کوٹ حافظ محمد جمیل اور دوستوں سے ملاقات کی ظہر کا درس کلور کوٹ دے کر واپس بھکر تشریف لائے۔ آپ نے پورے دورہ میں قادیانیت کی تازہ ترین چالوں اور ان کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور دیہاتوں میں قادیانیت کے چکر سے آگاہ کیا۔ آج کل قادیانی نام نہاد اخلاق سے دیہاتوں میں چکر چلا رہے ہیں۔ سادہ لوح مسلمان ان کو پرامن خیال کرکے خود علما کو منع کرتے ہیں کہ ہمیں ان سے کوئی تکلیف نہیں آپ یہاں قادیانیت کے خلاف تقریر نہ کریں۔

اسلام کی حقانیت کی روشن دلیل

لندن (نمائندہ خصوصی) نئے ملینیم کے منانے کے لئے عیسائی دنیا نے بے شمار لہو ولعب کا اہتمام کیا۔ جہاں انہوں نے بے شمار اسرف کیا وہاں ملینیم کے موقع پر نومولود ہونے والے بچے کے لئے ایک کثیر رقم دینے کا اعلان کیا۔

لولٹہم کی ایشیائی خاتون فہمیدہ خان نے انگلینڈ کے نارتھ ویسٹ میں نئے ملینیم کے موقع پر بچے کو جنم دیا ہے' جس کا نام "ابوبکر" رکھا گیا' جس کی پیدائش صبح بارہ بجکر دو منٹ پر ہوئی۔ یہ بات حضرت

مولانا عبدالعزیز لاشاری صاحب جو کہ عمرہ کی ادائیگی کے بعد دوماہ کے دورہ برطانیہ سے حال ہی میں واپس آئے ہیں نے روزنامہ جنگ لندن کے حوالے سے بتائی اور بتایا کہ لندن میں رہنے والے علماء اسلام نے برطانیہ میں ایسے موقع پر ایک مسلمان بچے کے پیدائش کو نیک شگون قرار دیتے ہوئے حقانیت اسلام کی روشن دلیل قرار دیا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے قائدین کا دورۂ پنوعاقل و سکھر

کوئٹہ (غلام حسین گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد پنوعاقل کے مرکزی مبلغ 'مناظر اسلام حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی" کی تعزیت کے لئے گیا' جس کی قیادت کوئٹہ کے نائب امیر حاجی شاہ محمد آغا کر رہے تھے' وفد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکریٹری حاجی تاج محمد فیروز' مرکزی مبلغ حضرت مولانا عبدالعزیز جتوئی' نشرواشاعت کے سیکریٹری قاری عبدالرحیم رحیمی' روزنامہ جنگ کے سینئر اسٹاف رپورٹر جناب حاجی فیاض حسن سجاد شامل تھے۔ وفد کے قائدین تعزیت کے بعد سکھر تشریف لے آئے اسٹیشن پر مولانا محمد حسین ناصر نے وفد کا شاندار استقبال کیا۔ بعد ازاں دفتر ختم نبوت سکھر کے رہنما حاجی سید شاہ محمد آغا' مولانا محمد حسین ناصر' جناب محمد سعید' جناب محمد شکیل' قاری محمد رمضان' جناب محمد بلال' صاحبزادہ مبشر حسین نے ملاقات کی۔ مولانا محمد حسین ناصر نے وفد کے اعزاز میں ظہرانہ بھی دیا۔

چناب نگر میں روزنامہ جنگ کا نمائندہ تبدیل کیا جائے

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) چناب نگر میں روزنامہ جنگ کا نمائندہ قادیانی ہونے کی وجہ سے مسلمانوں میں سخت تشویش پائی جاتی ہے کیونکہ وہ قادیانیوں کی جانب داری کرتا ہے ۱۷/ دسمبر جمعۃ المبارک کے اجتماعات مرکزی جامع مسجد مسلم کالونی' جامع مسجد احرار اسلام اور جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے چیف ایڈیٹر جناب روزنامہ جنگ میر شکیل الرحمٰن سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ چناب نگر میں مسلمان نمائندہ نامزد کر کے اعلیٰ صحافتی اقدار کی پاسداری کریں اور مسلمانوں کی پریشانی کو ختم کیا جائے اجتماعات میں مسلمانوں نے کھڑے ہو کر اس مطالبے کی تائید کی۔

بقیہ : قادیانی شرارتیں

جی تقریر علاقے کے نوجوانوں کو سنوانے کا اہتمام گلی نمبر ۶ کے ایک کوارٹر میں کر رکھا ہے۔ جامع مسجد ریلوے لائن کے خطیب مولوی عطاء الرحمٰن نے راقم کو بتایا کہ ہم قادیانیوں کی ان مذموم سرگرمیوں سے سخت پریشان ہیں اور قادیانی جس انداز میں اس علاقے کے لوگوں پر توجہ دے رہے ہیں ایسا لگتا ہے کہ وہ دولت اور عورت کے بل بوتے پر علاقے کے نوجوانوں کے اخلاق اور ایمان کو تباہ کر دیں گے۔ بدین چالی میں قادیانیوں کی یہ خطرناک سرگرمیاں کسی بھی وقت خونریزی کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لئے کہ علاقے کے غیرتمند مسلمان کافی مشتعل ہو چکے ہیں اور وہ مشتعل کیوں نہ ہوں کیونکہ ان کی آنکھوں کے سامنے ان کی نوجوان نسل قادیانیوں کے ہاتھوں جہنم کے گڑھے میں گر رہی ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ گزشتہ دنوں حیدر آباد سے میرپور خاص جانے والی ٹرین میں جس مقام پر بم دھماکہ ہوا تھا وہ مقام بدین چالی کے بہت نزدیک ہے اور مصدقہ اطلاع کے مطابق اگر حیدر آباد پولیس اٹرس مل کے آفیسر نعمت اللہ چودھری اور اس کے قادیانی ساتھیوں کو حراست میں لے کر بم دھماکے کے متعلق تفتیش کرتے تو اسے بہت سے انکشافات سننے کو مل سکتے ہیں اور شاید پھر آئندہ حیدر آباد بہت عرصہ تک بم دھماکوں سے محفوظ رہ سکے۔

قارئین محترم! مندرجہ بالا تمام واقعات راقم نے بذات خود علاقے کے لوگوں سے معلوم کئے ہیں۔ اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ قادیانی خناس ہمارے ملک و ملت کے لئے کتنے نقصان دہ ہیں؟ فوجی حکومت کو چاہئے کہ وہ معطل شدہ آئین کی اسلامی دفعات کو فی الفور بحال کر کے قادیانیوں کی حوصلہ شکنی کرے۔

☆☆............☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی' فون : ۷۷۵۵۴۳۷

عظیم الشان
یک روزہ
ختم نبوت کانفرنس سکھر
بتاریخ 26 ذی قعدہ ۱۴۲۰ھ 4 مارچ ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ بعد از عشاء بمقام مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر
زیر سرپرستی:
حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ
نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
زیر صدارت
پیر طریقت حضرت مولانا عبدالصمد صاحب
سجادہ نشین ہالیجی شریف
و امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ
اسمائے گرامی
خطیب پاکستان
حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی
کراچی
خطیب اسلام
حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب
ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام سندھ
عبدالعزیز
محمد عالم
محمد مراد
عبدالحمید
احمد میاں حمادی
محمد اسعد تھانوی کراچی
سراج احمد شاہ
عبدالمجید
اللہ وسایا
غلام قادر
محمد جمیل خان
خلیل احمد
استاذ القراء حضرت قاری محمد علی مدنی سکھر
حضرت مولانا بشیر احمد
حضرت مولانا محمد حسین ناصر
الداعی آغا سید محمد شاہ صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر
رابطہ کے لئے دفتر معصوم شاہ سکھر

REGD. NO. 33-100

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔ ☆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
☆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرہ امتیاز ہے۔ ☆ اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
☆ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔
☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لولاک" ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔
☆ چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالی شان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے۔ جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔ ☆ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
☆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
☆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرسیں منعقد کی گئیں۔ ☆ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے راہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں ☆ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقہ سے مصرف میں لایا جاسکے۔

(نوٹ) مجلس کے مقامی دفاتر میں رقوم جمع کرا کر مرکزی رسید حاصل کرسکتے ہیں۔

کراچی کے احباب نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ اکاؤنٹ :487-9 میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔

(حضرت مولانا) خواجہ خان محمد امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	(حضرت مولانا) محمد یوسف لدھیانوی مرکزی نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ترسیل زر کا پتہ : دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون :514122

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون :7780337